خواتین کی محفل میلاد ﷺ
مولانا محمد عبد الرشید احمد نوری
(حیدرآباد)
اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبےٰ ﷺ
پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

مولانا محمد عبد الرشید احمد نوری (حیدرآباد)

صفحات......80 قیمت......50روپے

ملنے کے پتے

شبیر برادرز ،اُردو بازار لاہور /مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر
کرمانوالہ بک شاپ لاہور /مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم گجرات
مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / رضا بک شاپ گجرات
مکتبہ فیضان اولیاء کلمونکی /مکتبہ دارالقلم سرائے عالمگیر
جامعہ محمدیہ رضویہ بھکھی شریف۔ منڈی بہاوالدین
صراط مستقیم پبلی کیشنز ، دربار مارکیٹ لاہور 0321-9407699
نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر لاہور/

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحات
1	تعارف مصنف	3
2	وجہِ تالیف	8
3	حمد باری تعالیٰ	13
4	ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	18
5	خلقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	25
6	نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	31
7	انتقال نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	36
8	حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے سجدہ کیوں کیا؟	38
9	حضرت ابراہیم علیہ السلام	42
10	حضرت اسماعیل علیہ السلام	45
11	حضرت عبدالمطلب کا خواب	50
12	دنیا میں جلوہ گری	54
13	حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	60
14	معجزات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	67
15	احادیث سے وضاحت	71
16	ہر نبی نے پکارا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	77

☆☆☆☆☆

علامہ عبدالرشید نوری کا تعارف

از قلم: صاحبزادہ محمد مصطفیٰ رضا نوری اختر القادری

وادی مہران علم و آگہی کا مرکز رہی ہے۔ یہاں بے شمار علماء صوفیاء نے وروود فرمایا اور علم حکمت و معرفت کے دیے سینوں میں روشن کیے یہی وجہ ہے کہ یہاں بسنے والوں کے دلوں میں دین مذہب کی بے پناہ لگن اور محبت دیکھنے میں آتی ہے

ایسے ہی علم و عرفان کے ایک چراغ کا تذکرہ کیا میرا موضوع ہے جسے یہاں کے مکین اور بالخصوص دینی اور مذہبی حلقے علامہ محمد عبدالرشید نوری کے نام سے جانتے ہیں اور پہچانتے ہیں

میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے انہیں دین و مذہب اور مسلک اہلسنت کیلئے مخلصانہ جدوجہد کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ وہ جدوجہد کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ وہ جہد مسلسل اور عمل پیہم کی زندہ تصویر ہیں

میں نے کبھی آپکو وقت ضائع کرتے اور فضول باتوں میں مشغول نہ دیکھا۔ دیکھا تو یہ دیکھا کہ کبھی وہ تقریر، کبھی تدریس میں مشغول ہیں بد مذہبوں کے ستائے آرہے ہیں انہیں سمجھا رہے ہیں۔ مناظرے کی ضرورت ہے تو بحیثیت مناظر کے تشریف لے جارہے ہیں، دکھی اور دردمند آرہے ہیں تو دعا و تعویذات کے ذریعے خدمت خلق فرما رہے ہیں

آپکی تبلیغی اور تنظیمی مصروفیات بھی بے حد ہیں۔ آپ جماعت اہلسنت حیدر آباد کے ناظم اعلیٰ ہیں غرض یہ کہ انکا ایک ایک منٹ میں نے قیمتی پایا ہے۔

علامہ عبدالرشید نوری 9 نومبر 59ء میں سندھ کے مشہور شہر حیدر آباد میں پیدا ہوئے آپکے والد گرامی کا نام ہے جناب نورالدین قادری جو کہ حیدر آباد میں اپنی سیاسی، سماجی، معاشرتی، مذہبی اور ملی خدمات کے حوالے سے مشہور و معروف ہیں اور اور محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے دامن سے وابستہ ہیں

اور آپکی والدہ محترمہ بھی ایک خداترس خاتون ہیں جنہیں مفتی اعظم ہند، حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل ہے

آپ نے ابتدائی دینی تعلیم دارالعلوم غوثیہ رضویہ سعیدیہ بکرا منڈی میں حاصل کی حضرت علامہ سعید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ سے حفظ قرآن کی تکمیل فرمائی اور پھر درس نظامی کی ابتداء عارف باللہ علامہ قاری عبدالرزاق نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کے

ہاتھ پر کی اور اسکے بعد دارالعلوم رکن الاسلام ہیرآباد حیدرآباد میں داخلہ لیا۔ سوا سال یہیں زیر تعلیم رہنے کے بعد دارالعلوم احسن البرکات میں داخلہ لیا اور خلیل العلماء، افضل الفقہاء، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل قادری، برکاتی، مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ علوم دینیہ کی تکمیل فرمائی اور اس دوران مسلسل حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ عنایات، نوازشات اور توجہات سے نوازتے رہے

1401ھ میں آپکی دستار فضیلت ہوئی حضرت علامہ شاہ احمد نورانی حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری اور مفتی محمد حسین قادری رحمۃ اللہ علیہما وغیرھم اکابر علماء کرام نے آپکی دستار بندی فرمائی اور آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ نواسۂ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ علیہ سے آپ نے ''شرح جامی'' کا خطبہ پڑھا جوانہوں نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے پڑھا تھا اس طرح صرف ایک واسطے سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے شاگرد ہوئے۔

اسی طرح آپ نے تبرکاً حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی اور شیخ الاسلام علامہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری سے درس حدیث لیا اور انکے شاگرد ہوئے۔

آپ نے ایجوکیشن بورڈ حیدرآباد سے مولوی، عالم، اور مولوی فاضل عربی کے امتحانات اچھے نمبروں سے پاس کئے اور 1991ء میں سندھ یونیورسٹی سے ایم۔اے اسلامک کلچر کیا اور 1981ء میں تنظیم المدارس سے ''الشہادۃ العالیہ'' حاصل کی۔ آپ دارالعلوم احسن البرکات میں 3 سال اور دارالعلوم غوثیہ رضویہ میں بھی 3 سال درس

نظامی پڑھاتے رہے۔ اور اب آپ نے جامعہ امام احمد رضا قائم فرمایا ہے جس میں ناظرہ قرآن، شعبہ درس نظامی، شعبہ تجوید، اور شعبہ خطاطی نے کام شروع کر دیا ہے اور آئندہ دینی تعلیم کے ساتھ جدید تعلیم بھی شروع کرنے کا پروگرام ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

روحانی تربیت

راہ سلوک میں آپکی تربیت حضرت مولانا اشتیاق علی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی جو کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مرید اور حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے اور اپنے وقت کے کامل بزرگ تھے آپ ہی کے ایماء پر مارچ 1981ء میں علامہ نوری بریلی شریف حاضر ہوئے اور قبلہ عالم، قطب وقت حضور مفتی اعظم ہند سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست بیعت ہوئے اور ایک ہفتہ بریلی شریف رہ کر اپنے مرشد گرامی کی دعائیں لیں اور اکتساب فیض کیا۔ بزرگوں سے بے پناہ عقیدت ومحبت کا ہی ثمرہ ہے کہ متعدد بزرگوں نے علامہ نوری کو اپنی اجازت و خلافت سے نوازا۔

شیخ الاسلام، شہزادہ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری نے مؤرخہ 28 جمادی الاولی 1406ھ مطابق 9 فروری 1986ء شاہی مسجد شاہی بازار حیدر آباد کے ایک بڑے اجتماع میں اپنی خلافت عطا فرمائی۔

اسی طرح حضرت علامہ معین الدین شافعی رحمۃ اللہ علیہ (فیصل آباد) نے مؤرخہ 17 جمادی الاخری 1410ھ مطابق جنوری 1990ء بروز اپریل اپنی اجازت و خلافت سے نوازا۔

اسی طرح استاذ العلماء والفقہاء حضرت مفتی محمد حسین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو مؤرخہ 20 رجب 1418ھ مطابق 21 نومبر 1987ء بروز جمعہ اپنی اجازت وخلافت سے نوازا۔

اور راقم کو یہ شرف حاصل ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے علامہ عبدالرشید نوری کی اولاد میں پیدا فرمایا دعا ہے مولیٰ تبارک وتعالیٰ مجھے بھی اپنے والد کی طرح دین کا خدمت گار بنائے۔

آمین

بجاہ النبی الامین صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

صاحبزادہ محمد مصطفیٰ رضا نوری اختر القادری۔

وجہِ تالیف

گزشتہ سال ماہ رمضان المبارک 1419ھ مطابق دسمبر 98ء جنوری 99ء اپنی امامت و خطابت والی مسجد ''جامع مسجد رحمانیہ'' میں برادر سلسلہ محمد جمال نوری کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

اسی دوران محمد جمال نوری نے فقیر سے کہا کہ عورتوں کیلئے کوئی ایسی کتاب تالیف کریں جس میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کو کسی قدر تفصیل سے بیان کیا گیا ہو کیوں کہ اس وقت جو کتابیں عورتوں میں رائج ہیں وہ بہت ہی مختصر ہیں۔ فقیر نے اس پر سنجیدگی سے سوچنا شروع کیا اور گردو پیش کے ماحول کا بھی جائزہ لیا تو ایسی کتاب کی شدت سے ضرورت محسوس کی وجہ اسکی یہ ہے کہ ہمارا دشمن اب پوری قوت عورتوں کے دین وایمان کو بگاڑنے پر صرف کررہا ہے اس سے اسکو آسانی سے گھروں میں داخل ہونیکا موقع مل جائیگا

ضرورت اس بات کی ہے اہلسنت و جماعت کے وہ حضرات جنہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے وسائل سے نوازا ہے وہ اس طرف بھی توجہ کریں جگہ جگہ عورتوں کے دینی مدارس قائم کریں اپنے مسلک و مذہب کی معلومات انہیں فراہم کریں۔ اگرانہوں نے

اس طرف توجہ نہیں کی تو دیو بندیت، وہابیت کو بڑی آسانی سے پھلنے پھولنے کا موقع مل جائیگا۔

بہرحال فقیر نے اس تمام صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد ایسی کتاب لکھنے کا مصمم ارادہ کرلیا اور اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سہارے 30 شوال 1419ھ مطابق 16 فروری 99ء بروز بدھ اس کام کا آغاز کردیا اور اب جبکہ کتاب سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ''انتساب'' اور ''وجہِ تالیف'' لکھ رہا ہوں آج 23 شعبان المعظم 1420ھ اور 2 دسمبر 99ء ہے اور دن جمعرات ہے دس ماہ میں یہ کام اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس کتاب میں فقیر نے یہ کوشش کی ہے کہ زبان انتہائی آسان اور بات مستند ہو اور اندازِ بیان میں ایسی جاذبیت ہو کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت سے سینہ مدینہ بن جائے اور عقائد اہلسنت قلوب و اذہان میں اترتے چلے جائیں اسمیں کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی اسکا اندازہ لگانا آپ کا کام ہے۔

اس کتاب کا نام ''خواتین کی میلاد'' رکھتا ہوں یہ نام بھی برادرم محمد جمال نوری نے ہی تجویز کیا تھا جسے فقیر نے برقرار رکھا ہے۔

شکریہ ادا کرتا ہوں فاضل محترم حضرت علامہ محمد رضاء الحسنی سعیدی کا کہ جنہوں نے اس کتاب کی پروف ریڈنگ کی۔

اور محمد سعید اختر القادری کا کہ جنہوں نے اس کے ٹائٹل کیلئے خاکہ فراہم کیا۔

دعا گو ہوں جماعت اہلسنت حیدرآباد کے امیر الحاج قاضی ضمیر الدین صاحب کیلئے کہ جنکی معاونت سے یہ کتاب آپکے ہاتھوں میں ہے اور طالب دعا ہوں اپنے والد محترم جناب نورالدین قادری صاحب اور اپنی والدہ محترمہ کی خدمت میں جنکی اچھی تربیت سے میں اس قابل ہوا۔

آخر میں بارگاہ الٰہی میں ملتمس ہوں کہ مولا! میرے مشائخ کرام بالخصوص حضور سیدنا غوث اعظم جیلانی وسیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی وشیخی الکریم حضور سیدی مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا بریلوی رضی اللہ عنہم کا صدقہ اور میرے اساتذہ کرام کا صدقہ کہ جن کی نظر عنایات اور روحانی فیوض نے مجھے در رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا منگتا بنایا مجھے ہمیشہ دین متین کی توفیق عطا فرما اور میری اس سعی کو قبول فرما اور اسکو میرے لیے ذریعہ نجات و مغفرت بنا اور اس کے نفع کو عام فرما۔ آمین۔

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم ابداً

محمد عبدالرشید احمد نوری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

رَسُوْلِہٖ وَ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ○

اَمَّابَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ○

(سورۃ مائدہ آیات15)

وَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ

یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ○

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط

میری بہت ہی محترم اور پیاری ماؤں اور بہنوں ! آج ہم اور آپ یہاں اس مبارک محفلِ میلاد میں اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے رسول ﷺ کی شان اور انکا ذکرِ خیر سننے اور سنانے کیلئے جمع ہوئی ہیں۔

یاد رکھیے زندگی کے ایسے چند لمحات جو اس مبارک اور نیک کام میں گزر جائیں ہماری نجات اور مغفرت کا باعث ہو سکتے ہیں آج ہر طرف بے راہ روی کا دور دورہ ہے۔ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اپنے دین سے دور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ٹی۔ وی، وی۔ سی۔ آر، ڈش انٹینا مسلمانوں کی اخلاقی حالت کو بری طرح سے تباہ کر رہے ہیں ایسے میں ضرورت ہے کہ ہم جگہ جگہ اور گھر گھر محافل میلاد کا انعقاد کریں تا کہ ہمارے بچوں اور بچیوں اور مردوں اور عورتوں کے دلوں میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت اور عشق کی شمع روشن ہو جائے اور پھر ہم سب کا سینہ یادِ رسول ﷺ کا مدینہ بن جائے۔ آمین۔

آپ سب میرے ساتھ مل کر بلند آواز سے درود پاک پڑھیے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه، وَسلَّمَ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

سب سے پہلے ہم سب ملکر ایک آواز میں اللہ تعالیٰ کی شان میں حمد یہ کلام پڑھتی ہیں۔ یہ کلام ایک بہت بڑے ولی کامل شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے۔ پڑھیے۔

حمد باری تعالیٰ

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو   جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو

بلکہ خود نفس میں ہے وہ سبحٰنہٗ   عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

تو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تو   تو منزہ مکاں سے مبرہ زسو

علم وقدرت سے ہر جا ہے تو کو بکو   تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے عفو

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

نغمہ سنجان گلشن میں چرچا تیرا   چہچے ذکر حق کے ہیں صبح و مسا

اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا   سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

طائران جناں میں تیری گفتگو   گیت تیرے ہی گاتے ہیں وہ خوش گلو

کوئی کہتا ہے حق کوئی کہتا ہے ہُو   اور سب کہتے ہیں لَا شریک لَہٗ

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

بُلبُلِ خوش نوا طوطی خوش گُلو   زمزمہ خواں ہیں گاتے ہیں نغماتِ ہُو

قُمری خوش لِقا بولی حَق سِرُّہٗ   فاختہ خوش اَدَا نے کہا دوست تو

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

صبح دم کر کے شبنم سے غسل و وضو   شاہدان چمن بستہ صف رُوبرُو

وِرد کرتے ہیں تسبیح سبحانہ ہُو وَلا غَیرُہٗ ہُو وَلا غَیرُہٗ

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

عَفُو فرما میری خطائیں اے عَفُوّ شوق و توفیق نیکی کا دے مجھ کو تو

جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکرِ ہُو عادتِ بد بدل اور کر نیک خُو

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

خواب نوری میں آئیں جو نُورِ خدا بُقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدا

جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پُرضیا نوریوں کی طرح شُغل ہو ذکر ہُو

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

اللہ تعالیٰ کی شان

میری پیاری اسلامی بہنو؟ یاد رکھیے زمین وآسمان اوراس میں بسنے والی تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے وہی ہم سب کا خالق و مالک ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ ط

تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانیوالا ہے۔ (پ۱۳۔ الرعد آیۃ ۱۶)

نہ اس سے پہلے کچھ تھا نہ اس کے بعد کوئی ہوگا وہ اس وقت بھی تھا جب کچھ نہ تھا اور اس وقت بھی ہوگا جب کچھ نہ ہوگا۔

ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ

وہی اول وہی آخر (پ ۲۷ الحدید آیۃ ۳)

وہ ایک ہے اس جیسا کوئی دوسرا نہیں۔ اسکی شان بہت بلند ہے اسی جیسی شان کسی کی نہیں۔

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ (پ۳۰ الاخلاص)

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۝

اس جیسا کوئی نہیں۔ (پ۲۵ الشوریٰ آیۃ ۱۱)

وہ بے پرواہ ہے سارا جہان اس کا محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ

اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج (پ۲۶ سورہ محمد آیۃ ۳۸)

سب کو اسی نے دیا ہے اور کسی نے اسکو کچھ نہیں دیا، جس کے پاس جو کچھ ہے سو اسی کا دیا ہوا ہے،

نبیوں کو نبوت دی تو اسی نے دی

رسولوں کو رسالت دی تو اسی نے دی

بادشاہوں کو بادشاہت دی تو اسی نے دی

شہیدوں کو شہادت دی تو اسی نے دی

ولیوں کو ولایت دی تو اسی نے دی

دولتمندوں کو دولت دی تو اسی نے دی

عقلمندوں کو عقل دی تو اسی نے دی

عالموں کو علم دیا تو اسی نے دیا

حسینوں کو حسن دیا تو اسی نے دیا

فرشتوں کو نوری بنایا تو اسی نے بنایا

جنوں کو آگ سے بنایا تو اسی نے بنایا

ہمیں دیکھنے، سننے، بولنے، سمجھنے، چلنے، پھرنے، پکڑنے، محسوس کرنے کی قوت دی تو اسی نے دی، زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا تو اسی نے بنایا، بہتے دریا اور سمندر، لہلہاتے باغات، سرسبز کھیتیاں چہچہاتے پرندے اور آسمان پر چمکتا دمکتا، آفتاب و ماہتاب، جھل مل کرتے ستارے اور کائنات کی تمام تر رعنائیاں سب اسی کی بنائی ہوئی ہیں، وہ بہت قدرت اور بڑی طاقت والا ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے جس کو جو چاہے دے

اور جس سے جو چاہے چھین لے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط

یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے (پ۳ الِ عمران آیۃ ۲۶)

کوئی اسکو روک ٹوک کرنے والا نہیں اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چمکتا ہوا ہاتھ اور اژدھا بن جانے والا عصا عطا کیا

اُسی نے بنی اسرائیل کیلئے دریا میں راستے بنائے اسی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ طاقت بخشی کہ وہ مُردوں کو زندہ کرتے تھے اور مٹی سے پرندوں کی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ پرندہ بن کر اڑ جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا غیب کا علم دیا تھا کہ لوگ جو کچھ گھروں سے کھا کر آتے اور جو کچھ گھروں میں جمع کر کے رکھتے سب کچھ بتا دیتے تھے۔ (القرآن)

اس نے ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ساری کائنات سے پہلے پیدا فرمایا

پھر اسے حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں رکھ کر سارے فرشتوں سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرایا

پھر اسے بشری اور انسانی صورت میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ مبارک سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا لخت جگر بنا کر پیدا فرمایا

وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کو کل کائنات کا علم عطا فرمایا اور انہیں یہ قدرت بخشی کہ آسمان پر چمکتے چاند کو انہوں نے دو ٹکڑے فرمایا

ڈوبے سورج کو پلٹایا

درختوں نے چل کر ان کے رسول ہونے کی گواہی دی بے جان کنکریوں اور پتھروں نے ان کا کلمہ پڑھا

کھجور کا خشک ستون ان کی جدائیگی میں دردناک آواز میں اونٹنی کی طرح رویا، لشکر اسلام پیاسا ہوا تو اپنی پانچ انگلیوں سے رحمت کے پانچ دریا بہا دیے

اور لشکر اسلام بھوکا ہوا اور دانہ پانی ختم ہو گیا تو تھوڑے سے کھانے کو ہزاروں کے لیے پورا فرما دیا تھا

تو یہ سب شانیں اور کمالات اور یہ طاقت وقوت اللہ تعالیٰ ہی نے آپ کو عطا فرمائیں۔

میری بہنو! خوب یاد رکھو جس کو جو کچھ ملا ہے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے، نبیوں، ولیوں کو جس قدر شانیں ملی ہیں

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں اللہ تعالیٰ کی عطا کے بغیر کسی کیلئے بھی اگر کوئی بھی شخص ایک ذرہ کا علم یا ذرہ برابر قوت مانتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے وہ مسلمان

نہیں اور اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو مجبور سمجھتا ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبیوں اور ولیوں کو یہ کمالات اور شانیں نہیں دے سکتا تو وہ بھی مسلمان نہیں دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

میری پیاری اسلامی بہنو! پتہ چلا اللہ تعالیٰ بڑی شان والا ہے اور بڑی طاقت و قوت والا ہے ہمیں اسی پر عقیدہ اور ایمان رکھنا چاہیے۔

ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آیئے اب ہم ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی روح کو سرور اور اپنے قلب کو جلا بخشیں آپ سب میرے ساتھ مل کر پہلے درود و سلام کا نذرانہ بارگاہ رسالت میں پیش کریں۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه
وَسَلَّم عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اب آپ میرے ساتھ مل کر ایک نعت شریف پڑھیں یہ نعت شریف ایک بہت بڑے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی ہے یہ وہ عاشق ہے جس نے روضۂ رسول کی حاضری کے موقع پر جاگتے ہوئے سر کی آنکھوں سے سرکار دو عالم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی جن کا نام نامی اسم گرامی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ نے کیا ہی پیاری اور بے مثال نعت لکھی ہے۔ جس کو پڑھ کر روح وجد میں آجاتی ہے آپ بھی میرے ساتھ مل کر اور جھوم کر پڑھیے۔

نعت شریف

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسُل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی اِنکا ، اُنکا ، تمہارا ، ہمارا نبی

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

جس کے تلوؤں کا دھون ہے آبِ حیات ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

سارے اونچوں سے اونچا سمجھیے جسے ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

سارے اچھوں سے اچھا سمجھیے جسے ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے

بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

دیکھا آپ نے کیسی پیاری نعت ہے اور اسکے پڑھنے میں کتنی روحانی، لذت محسوس ہوئی۔

میری پیاری بہنو! ذکر مصطفیٰ ﷺ میں ایسی چاشنی اور مٹھاس ہے جس کی لذت اور مزہ کبھی کم نہیں ہونے پاتا بلکہ ہر آن بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس چاشنی اور مٹھاس سے لطف اندوز ہونے والا کبھی اس سے منہ نہیں موڑتا بلکہ یہی چاہتا ہے کہ وہ ہر وقت اپنی زبان اس سے تر رکھے۔

اللہ تعالیٰ بھی ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرتا ہے

میری بہنو! غور کرو اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں جتنے بھی احکام نازل فرمائے کسی کے بارے میں یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام میں بھی کرتا ہوں میرے فرشتے بھی کرتے ہیں اور تم بھی کرو نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، ماں باپ کی فرماں برداری، غریبوں سے ہمدردی، تقویٰ و پرہیز گاری، وغیرہ تمام چیزوں کا قرآن کریم میں حکم تو ہے مگر یہ نہیں کہا گیا کہ یہ کام اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے کرتے ہیں تم بھی کرو۔

آپ سوچیں گی کی وہ پھر کونسا کام ہے جس کے بارے میں ایسا فرمادیا گیا ہے تو آیئے میں آپکو بتاؤں وہ صرف ایک ہی کام ہے اور وہ ہے "ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" جسے ہم درود شریف کے نام سے یاد کرتی ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والوں ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (پ۲۲ الاحزاب آیۃ ۵۶)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ درود شریف وہ مقدس کام ہے جسے اللہ اور اسکے فرشتے بھی کرتے ہیں اور ہمیں بھی حکم ہے کہ ہم درود و سلام خوب بھیجیں میری پیاری مسلمان اسلامی بہنو! اس آیت سے ایک اور لطیف اشارہ ملتا ہے اور وہ یہ کہ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ باقی رہے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب کا ذکر خود کرتا ہے اور وہ

ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا، بس ذکر مصطفیٰ ﷺ بھی ہمیشہ رہے گا نہ اللہ تعالیٰ فنا ہوسکتا ہے نہ ذکر مصطفیٰ ﷺ فنا ہوسکتا ہے اور جو ذکر مصطفیٰ ﷺ کو مٹانے کی کوشش کرے گا وہ خود مٹ جائے گا مگر یہ مقدس ذکر ہمیشہ باقی رہے گا اسی لیے تو اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے!

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اور فرماتے ہیں

رہے گا یونہی انکا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند فرمایا (پ۳۰ الم نشرح آیۃ ۴)

اس آیت پر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اپنے پیارے محبوب کے ذکر کو بلند فرما دیا جس کو اللہ تعالیٰ بلندی عطا کرے اسے نیچا کون کرسکتا ہے اور جس کو اللہ بلند کرے اسکی عظمت ورفعت اور بلندی کا تصور کون کرسکتا ہے

دیکھئے نا کسی کو اگر دنیاوی بادشاہ اور حکمران بلند کرنا چاہیں تو اسکو اپنی طاقت کے مطابق ہی بلند کریں گے زیادہ ہی مہربان ہوں گے تو اسے اپنی حکومت کا اعلیٰ ترین

عہدہ دے دیں گے اسکے کمالات کا تذکرہ ملکی سطح پر نشریاتی اداروں، ریڈیو اور ٹی وی سے کرا دیں گے بس اس مثال سے آپ سمجھیں کہ حضور سرور کائنات ﷺ کے ذکر کو بلند کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے جو سارے جہانوں کا بادشاہ اور پروردگار ہے اور بہت ہی طاقت والا ہے اس نے اپنی شان کے مطابق اپنے پیارے محبوب کے ذکر کو بلند فرمایا اب کتنا بلند کیا اسکا اندازہ میں اور آپ نہیں لگا سکتیں مگر ہاں قرآن و حدیث نے جس قدر تذکرہ فرمایا اور اس سے جتنا ہمیں سمجھ میں آیا اسکا کچھ تذکرہ میں یہاں کرتی ہوں۔

ایک مرتبہ بلند آواز سے درود پاک پڑھ لیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ط صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه ط

دنیا میں بے شمار شخصیات پیدا ہوئیں انہوں نے بڑے بڑے کارنامے انجام دیے اور بہت نامور اور مشہور ہوئے مگر کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں جسکا تذکرہ اس کثرت سے ہوا ہو جیسا کہ سرکار رسالتمآب ﷺ کا ہوا ہے

آپ غور فرمائیں کہ واعظوں کے واعظ میں، خطیبوں کے خطبوں میں، نظم نگاروں کی نظم میں، نثر نگاروں کی نثر میں، مصنفوں کی تصانیف میں، درود شریف پڑھنے والوں کے درود شریف میں، اذان پڑھنے والوں کی اذانوں میں، نماز پڑھنے والوں کی نمازوں میں جس قدر تذکرہ حضور سرور کائنات ﷺ کی سیرت پاک اور آپکی بلندی

شان کا ہوا ہے کسی کا نہیں ہوا

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تذکرہ ابھی چودہ سو سال سے نہیں ہو رہا بلکہ ابھی حضور دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے تو لوگ آپکی آمد کا انتظار کر رہے تھے، آپ کی آمد کا ذکر لوگوں کو سناتے تھے، جتنے اولیاء کرام علیہم السلام حضور ﷺ سے پہلے دنیا میں تشریف لائے سب سردار دو جہاں ﷺ کا ذکر جمیل اپنی اپنی امتوں کو سناتے رہے، جتنی کتابیں انبیاء کرام پر نازل ہوئیں ان تمام کتابوں میں آپ کا ذکر پاک ہوا

اور یہی نہیں انسانیت تو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی ابھی حضرت آدم علیہ السلام پیدا نہیں ہوئے تھے تو بھی حضور رحمت عالم ﷺ کا ذکر ہو رہا تھا، اور ابھی نورانی مخلوق فرشتے بھی پیدا نہیں ہوئے تھے تب بھی حضور جان کائنات کا ذکر ہو رہا تھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ذکر ہمیشہ سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا

ایک بات اور آپ کو بتادوں کہ تاجدارِ دو عالم مدنی سرکار ﷺ کا ذکر صرف انسانوں، جنوں اور فرشتوں میں ہی نہیں ہو رہا بلکہ بے زبان جانور، بے جان پتھر اور درخت اور خشک لکڑی غرض کہ کائنات کا ذرہ ذرہ حضور مدنی تاجدار کا ذکر کر رہا ہے تو میری بہنو! اس سے آپ اندازہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کے پیارے ذکر کو کس قدر بلندی عطا فرمائی اللہ اللہ آپ کے ذکر پاک کی یہ بلندی اور یہ عظمت شان جس پر ہم سب قربان اللہ تعالیٰ ہمیں مرتے دم تک اپنے پیارے محبوب ﷺ کا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آیئے! اب ہم سب مل کر ایک نعت شریف پڑھیں جسے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا

بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص حضرت مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے اور اس نعت کی خوبی یہ ہے کہ اس میں سرکار دو جہاں ﷺ کے ذکر کی عظمت کو بیاں کیا گیا ہے۔

میرے ساتھ مل کر پڑھیے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نعت شریف

پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تمہارا
ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمہارا

فَتَرْضٰی کی یہ پیاری پیاری صدا ہے
کہ ہوگا قیامت میں چاہا تمہارا

رَفَعْنَا کا جلوہ دکھانے کو حق نے
لکھا عرش پر نام والا تمہارا

اذانوں میں خطبوں میں شادی و غم میں
غرض ذکر ہوتا ہے ہر جا تمہارا

کسی جا ہے طٰہٰ و یٰسین کہیں پر
لقب ہے سراجاً منیراً تمہارا

جسے حق کے دیدار کی آرزو ہو
وہ دیکھے مری جان چہرا تمہارا

صحابہ سی تقدیر والوں کے قرباں
ہے پایا جنہوں نے زمانہ تمہارا

غریبو سوائے درِ مصطفٰے کے
کہیں بھی نہ ہوگا ٹھکانہ تمہارا

بحکم خدا تم ہو موجود ہر جا
بظاہر ہے طیبہ ٹھکانہ تمہارا

خدا نے کیا اپنے پیارے سے وعدہ
وہ پیارا تمہارا جو پیارا تمہارا

جمیل اب تو خوش ہو ندا آ رہی ہے
کہ مقبول ہے یہ قصیدہ تمہارا

خِلقتِ محمدی صلّی اللہ علیہ وسلم

میری پیاری بہنو! اللہ تعالیٰ نے سارے نبیوں سے پہلے بلکہ ساری کائنات سے پہلے اپنے پیارے محبوب حضور سرورِ دو جہاں، باعث کون ومکاں، جان کائنات، فخر موجودات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو پیدا فرمایا

اس وقت نہ زمین تھی نہ آسمان، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ چاند تھا، نہ سورج، نہ پانی تھا نہ آگ، نہ ہوا تھی نہ مٹی، نہ جن تھے نہ فرشتے، نہ آدم تھے نہ آدم زاد، ابھی کوئی چیز معرض وجود میں نہیں آئی تھی کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی کی حقیقت کو پیدا فرمایا۔

آیئے اسکا ذکر میں قرآن وحدیث کی روشنی میں کروں قرآن کریم کا آٹھواں پارہ (سورۃ ہے الانعام آیت نمبر ۱۶۳ نمبر ہے) اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب سے فرماتا ہے کہ میرے محبوب کہہ دو۔

وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ٥ اور میں سب سے پہلا (مسلم) ہوں

مسلم کہتے ہیں اسلام لانے والے کو اللہ کے ماننے والے کو دیکھئے اس آیت میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا گیا ہے کہ کہہ دو میں سب سے پہلا اللہ کا ماننے والا ہوں تو سب سے پہلے اللہ کو ماننے والے آپ اسی وقت ہو سکتے ہیں جبکہ سب سے پہلے آپ کی تخلیق (پیدائش) ہو اور اس پر بھی میری بہنو! آپ غور کرو کہ اللہ کے ماننے والوں میں ہے کون؟ کون؟ تو قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے۔

وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْهًا وَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ط

اور اسی کے حضور گردن رکھے ہیں (یعنی اسلام لائے ہیں) جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے اور مجبوری سے (پ ۳ ال عمران)

تو اس آیت سے پتہ چلا کہ زمین و آسمان کی تمام مخلوق اللہ کو مانتی ہے خوشی سے یا مجبوری سے یہاں تک کہ وہ کفار بھی جو زندگی بھر اللہ کا انکار کرتے رہے جب مرنے لگتے ہیں تو عذاب الٰہی دیکھ کر ایمان لے آتے ہیں مگر اس وقت کا ایمان قبول نہیں ہوتا تو جب ساری مخلوق اللہ کی ماننے والی ٹھہری اور ہمارے آقا و مولیٰ، تاجدار مدینہ جناب محمد رسول ﷺ نے سب سے پہلے اللہ کو مانا تو لازماً ماننا پڑے گا کہ آپ سب سے پہلے پیدا ہوئے اس طرح اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک اور جگہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ o

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے (پ ۱۷ سورۃ الحج)

میری بہنو! غور کرو اللہ تعالیٰ نے پیارے مصطفےٰ ﷺ کو تمام جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور رحمت کا ہر کوئی محتاج ہے

اور قاعدہ ہے کہ ضرورت کی چیزیں پہلے پیدا ہوئیں اور ضرورت مند بعد میں انسان کو اپنے وجود میں آگ، پانی، مٹی، ہوا کی ضرورت تھی تو آگ، پانی، مٹی، ہوا پہلے پیدا ہوئیں انسان بعد میں

اسی طرح انسان کو آسمان و زمین کی ضرورت تھی تو یہ پہلے پیدا ہوئے انسان بعد میں پیدا ہوتے ہی بچہ کو دودھ کی ضرورت ہوتی ہے خالق کائنات بچہ کو بعد میں پیدا کرتا ہے ماں کی چھاتی میں اس کے لئے دودھ پہلے بھر دیتا ہے

الغرض آپ کائنات کی تمام چیزوں پر غور کرتی چلی جائیں ضرورت کی چیز پہلے ہوگی ضرورت مند بعد میں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب سرور کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنایا اور رحمت کی ہر ایک کو ضرورت ہے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات کی ضرورت ہیں تو قاعدے کے مطابق حضور ساری کائنات سے پہلے ہوں گے اور ساری کائنات اور سارا جہاں بعد میں اس آیت مبارکہ نے ہمیں اشارتاً بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات سے پہلے اپنے پیارے محبوب کو پیدا فرمایا۔

میری پیاری بہنو! قرآن کریم کی ایک اور آیت سنو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا۔

اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا۔ (پ ۲۱ الاحزاب آیۃ ۷)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک وعدہ کا ذکر فرمایا ہے اس نے اپنے نبیوں سے دنیا میں آنے سے پہلے عالم ارواح میں لیا اور تمام نبیوں میں سے خاص طور پر پانچ کا ذکر فرمایا۔ اور ان پانچ میں سے پہلے ہمارے پیارے نبی حضور احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے نبی سارے نبیوں سے پہلے اور سارے نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں یہی وجہ ہے کہ خود حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا۔

كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيّٖنَ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ

میں پیدا ہونے میں سارے نبیوں سے پہلے ہوں اور دنیا میں ظہور فرمانے میں سارے نبیوں کے بعد ہوں۔

(تفسیر ابن جریر ج ۱۱ پ ۲۱، ۱۲۰، دُر منثور ۵، ۱۸۴، خصائص الکبری ج ۱، ۲ تفسیر ابن کثیر پ ۲۱ اسی آیت کے تحت)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سائل نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَتٰى اُخِذَ مِيْثَاقُكَ

آپ سے وعدہ کب لیا گیا۔

فرمایا!

وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔

ابھی آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے (در منثور ۵۔۱۸۴)

اس سے پتہ چلا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا جسم خاکی بعد میں بنا حضور سے عہد پہلے لیا گیا حضور آدم سے پہلے تھے تو عہد لیا گیا نہ ہوتے تو عہد کس سے لیا جاتا یہی وجہ ہے کہ شب معراج حضور رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا محبوب

جَعَلْتُكَ اَوَّلَ النَّبِيّٖنَ خَلْقًا وَّاٰخِرَهُمْ بَعْثًا

ہم نے تمہیں سارے نبیوں سے پہلے پیدا کیا اور دنیا میں سارے نبیوں کے بعد بھیجا (تفسیر ابن جریر پ ۱۵، ۱۰ طبع بیروت)

اور یہی وجہ ہے کہ شب معراج حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے آپ کو ان الفاظ میں سلام فرمایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اٰخِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَاشِرُ

سلام ہو آپ پر اے اوّل

سلام ہو آپ پر اے آخر

سلام ہو آپ پر اے حشر دینے والے

(خصائص کبری جلد اول، ۱۵۶، تفسیر در منثور ۴، ۱۲۹)

اور سنیئے! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے عیسیٰ علیہ السلام محمد ﷺ پر ایمان لاؤ اور تیری امت ہے جو محمد ﷺ کو پائے اسے بھی حکم دو کہ وہ آپ پر ایمان لائے اگر محمد ﷺ نہ ہوتے میں آدم کو پیدا نہ کرتا اور اگر محمد نہ ہوتے تو میں جنت و دوزخ کو پیدا نہ کرتا یقیناً میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا تو وہ بے قرار ہو گیا تو میں نے اس پر لکھ دیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو وہ ساکن ہو گیا" (المستدرک للحاکم جلد ۲، ۶۷۲، ۶۱۵ طبع بیروت)

میری پیاری بہنو! غور کریں اس حدیث کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی آقا و مولیٰ تاجدار مدینہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ حضرت آدم، جنت دوزخ اور عرش الٰہی سے بھی پہلے پیدا ہوئے اگر حضور نہ ہوتے تو ان میں سے کوئی نہ ہوتا۔

میری بہنو! آؤ میں آپ کو بہت ہی پیارا واقعہ سناؤں اور یہ واقعہ صحیح حدیث میں بیان کیا گیا ہے واقعہ یوں ہے۔

"حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو عرض کی اے میرے پروردگار میں

محمد ﷺ کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے آدم تو نے محمد کو کیسے پہچانا حالانکہ ابھی میں نے اسے ظاہر نہیں فرمایا حضرت آدم علیہ السلام عرض گزار ہوئے کہ الٰہی جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے عرش کے پایوں پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے سمجھ لیا کہ تو نے جسے اپنے نام کی طرف منسوب کیا ہے وہ تجھے ساری مخلوق سے بڑھ کر محبوب ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا بے شک محمد ﷺ مجھے ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہے اسکے طفیل تو نے مجھ سے دعا کی تو میں نے تجھے بخش دیا اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔

(المستدرک للحاکم جلد ۲، ۲ ۷ طبع بیروت)

اس حدیث میں بھی یہی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ اے آدم اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا اس سے معلوم ہوا کہ آدم بعد میں بنے پہلے ہمارے حضور پیدا ہوئے اسی لئے تو جب حضور جان کائنات ﷺ سے سوال ہوا۔

مَتیٰ وَجَبَت لَكَ النُّبُوَّةُ — آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی

آپ نے فرمایا۔

وَادَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ — جس وقت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے (ترمذی)

دیکھئے کسی عالم دین یا حافظ قرآن سے ہم یہ سوال کریں کہ آپ عالم یا حافظ کب بنے اور وہ جواب میں کہیں کہ ابھی پاکستان نہیں بنا تھا تو میں عالم اور حافظ قرآن تھا تو اسکا واضح مقصد یہی ہے کہ پاکستان بننے سے پہلے وہ پیدا ہو چکے تھے اور پھر انہوں نے پاکستان بننے سے پہلے ہی قرآن کریم حفظ کرلیا اور علم دین پڑھ کر عالم دین بن گئے اس مثال کی روشنی میں آپ حضور ﷺ کی حدیث کو سمجھیے کہ سائل نے سوال کیا کہ ''آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی'' یعنی یارسول اللہ ﷺ آپ کب نبی بنائے گئے تو جواب میں ارشاد فرمایا ''ابھی آدم روح اور جسم کے درمیان تھے'' یعنی ابھی آدم پیدا نہیں ہوئے تھے تو پتہ چلا کہ آدم کے پیدا ہونے سے پہلے ہمارے پیارے نبی ﷺ پیدا ہو چکے تھے اور آپ کو نبی بنایا جا چکا تھا۔ پڑھیئے درود شریف۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَسَلَّم عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

نور محمدی ﷺ

میری محترم مسلمان بہنو! جب آپ نے یہ سمجھ لیا کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضور تاجدار مدینہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی حقیقت سارے نبیوں سے اور ساری کائنات سے پہلے پیدا ہوئی تو اب یہ بھی سمجھو کہ ہمارے پیارے نبی کو اللہ تعالیٰ نے حقیقت کے اعتبار سے نور بنایا اور عالم دنیا میں ظہور فرمانے کے اعتبار سے افضل البشر اور بے مثال انسان بنایا آپ کا نور ساری کائنات سے پہلے پیدا ہوا اور آپ بحیثیت بشر اور بے مثال انسان کے سارے نبیوں کے بعد مکۃ المکرمۃ میں سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لخت جگر بن کر سیدنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے آپ کے نور ہونے پر قرآن وحدیث سے چند باتیں سماعت فرمائیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ٥
بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

(پ ٦ سورۃ المائدہ آیۃ)

دیکھئے یہاں اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کا ذکر فرمایا ایک نور اور دوسری روشن کتاب تمام مفسرین کرام نے اس آیت کی تفسیر میں یہی فرمایا کہ نور سے مراد حضور جان کائنات ﷺ ہیں اور روشن کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔

تفسیر ابن جریر للطبری، تفسیر خازن، تفسیر جلالین، تفسیر صاوی وغیرہم تفسیر کی کتابوں میں اسی آیت کے تحت یہی کہا گیا ہے۔

ایک اور آیت سنیئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ٥ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ٥

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔ (پ ٢٢ سورۃ الاحزاب آیت ٤٥، ٤٦)

میری بہنو! اگر غور کرو اس آیت میں حضور اکرم ﷺ کو سراج منیر یعنی چمکا دینے والا آفتاب فرمایا گیا ہے۔ چمکا دینے اور روشن کر دینے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے خود روشن ہو پھر دوسروں کو روشن کرے گا جیسا آفتاب خود روشن ہے تو جہان کو روشن کرتا

ہے اور اگر آفتاب خود روشن نہ ہو تو جہان کو روشن نہیں کرسکتا جیسے کہ بعض مرتبہ جب سورج کو گرہن لگتا ہے تو دن میں رات کا سماں ہو جاتا ہے تو اس مثال سے آپ سمجھیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چمکا دینے والا روشن کر دینے والا آفتاب فرمایا ہے معلوم ہوا سرکار خود تو نور ہیں، خود تو روشن ہیں دوسروں کو بھی روشن فرما دیتے ہیں۔

میری بہنو! سرکار کے نور کی تابانی کی جھلک آپ کو دکھاؤں اس آیت کی تفسیر میں حضور سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

حدیث: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ فرماتے ہیں۔

''میں اللہ کا بندہ ہوں اور تمام نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں اس وقت کہ ابھی میرے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی گوندھی جارہی تھی اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ میں اپنے باپ حضرت اور ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ ماجدہ کا خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا اور اسی طرح انبیاء کرام کی مائیں خواب دیکھتی ہیں اور بے شک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے خواب دیکھا آپ کی ولادت کے وقت ان کے لیے ایک نور چمکا جس سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

يَاۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا
وَّ نَذِيْرًا ۝ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

(دلائل النبوۃ للبیہقی المستدرک للحاکم ج ۲ ص ۵۴۲ بسند صحیح)

دیکھیے خود حضور سید کائنات ﷺ نے سراج منیر کی تفسیر اپنے اس نور سے فرمائی جو انکی والدہ محترمہ سیدنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی پیدائش کے وقت دیکھا اس نور کی تابانی اور ضیاء پاشی ایسی تھی کہ آپ کی والدہ محترمہ کو گھر کی چار دیواری میں ہوتے ہوئے ملک شام کے محلات نظر آ گئے جبکہ ملک شام مکہ المکرمہ سے بہت ہی دور اور راستے میں بڑے بڑے پہاڑ ہیں مگر حضور کے نور کی ایسی برکت تھی کہ کوئی چیز حجاب نہ بنی ایک بات پر اور غور کریں کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے اپنا تذکرہ کہاں سے شروع فرمایا تخلیق آدم علیہ السلام کے پہلے سے اور ختم کہاں پر کیا وہی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے بصورت نوری بشر ظہور فرمانے پر تو جناب سرورِ کونین ﷺ کے اس انداز سے پتہ چلا کہ سرکار کا نور حضرت آدم علیہ السلام کے وجود میں آنے سے پہلے پیدا ہوا اور سرکار کی ولادت بحیثیت افضل البشر او بمثال انسان کے سارے نبیوں کے بعد ہوئی۔

آیئے میں آپ کو ایک اور حدیث سناؤں اس سے پہلے ایک مرتبہ بلند آواز سے درود پاک پڑھ لیجئے۔

حدیث:- حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی

يَارَسُوْلَ اللّٰه بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّی اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْیَاءِ

اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے ساری اشیاء سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا

حضور فخر عالم، سرور کونین نے جواب ارشاد فرمایا۔

يَاجَابِرُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ فَجَعَلَ ذٰلِكَ النُّوْرُ يَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ

اے جابر بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا پھر وہ تو قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ نے چاہا سیر کرتا رہا ۔ اور اس وقت نہ تھی

الْوَقْتِ لَوْحٌ وَّ لَا قَلَمٌ وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ وَلَا مَلَكٌ وَلَا سَمَاءٌ وَلَا اَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَا جِنِّيٌّ وَلَا اِنْسِيٌّ الخ

لوح نہ قلم جنت نہ دوزخ نہ فرشتہ نہ آسمان نہ زمین نہ سورج نہ چاند نہ جن نہ انسان۔

(الدرر المبہیۃ فی شرح خصائص المعجوبہ للعودی ہمنقول از الذکر الحسین: علامہ شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ)

امام عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حدیقہ ندیہ جلد ۲ ۳۷۵ پر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

میری پیاری بہنو! اس حدیث سے اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی حقیقت نور ہے اور یہ بھی کہ آپ کا نور ساری کائنات سے پہلے پیدا ہوا۔

انتقال نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری پیاری مسلمان بہنو! جب آپ نے یہ سمجھ لیا کہ ہمارے پیارے رسول آقائے دو جہاں ﷺ کا نور ساری کائنات سے پہلے پیدا ہوا۔ اب میں آپ کے سامنے یہ بیان کروں کہ وہ مقدس نور سیدتنا حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا والدہ ماجدہ سرکار دو جہاں ﷺ تک کیسے پہنچا اور کہاں کہاں اس نے کیسی کیسی برکتیں دکھائیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کا نور دیکھنا

حدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو انہیں ان کی اولاد دکھائی یعنی بعض کے بعض پر فضائل دیکھنے شروع کئے تو نیچے ایک چڑھنے والا نور دیکھا پس عرض کیا اے میرے پالنہار یہ کون ہے۔ فرمایا کہ یہ تیرا بیٹا احمد ہے اور وہ اوّل ہے اور وہ آخر ہے اور وہ شفاعت کرنے والا ہے"

(خصائص کبریٰ (اردو) جلد اوّل طبع لاہور)

حدیث: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان کو الہام فرمایا۔ تو انہوں نے عرض کیا اے میرے پروردگار تو نے میری کنیت کس لئے رکھی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم اپنا سر اٹھاؤ انہوں نے اپنا سر اٹھایا تو

فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَرَاٰی نُوْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فِيْ سُرَادِقِ الْعَرْشِ فَقَالَ يَارَبِّ مَاهٰذَا النُّوْرُ قَالَ هٰذَا نُوْرُ نَبِيٍّ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ اِسْمُهٗ فِي السَّمَاءِ اَحْمَدُ وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ لَوْ لَاهُ مَاخَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَلا اَرْضاً"

انہوں نے اپنا سر اٹھایا تو ان کو عرش کے پایوں پر نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نظر آیا عرض کی اے میرے پرودرگار یہ نور کیا ہے ارشاد ہوا یہ نور تمہاری اولاد میں سے اس نبی کا ہے جس کا نام آسمانوں میں احمد اور زمین میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اگر یہ نور نہ ہوتا تو میں نہ تمہیں پیدا کرتا اور نہ آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرتا۔

(زرقانی علی المواھب ج ۴۴)

پیشانی آدم علیہ السلام میں نور مصطفےٰ کی چمک صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث: علامہ زرقانی فرماتے ہیں

"حدیث میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم السلام کو پیدا کیا تو نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی پشت مبارک میں رکھ دیا تو وہ نور ایسا شدید چمک والا تھا کہ

باوجود پشت آدم میں ہونے کے پیشانی آدم سے چمکتا تھا''

(زرقانی علی المواہب ج ا ص ۴۹)

حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے سجدہ کیوں کیا

حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو سارے فرشتوں نے سجدہ کیا امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ آدم کو سجدہ کرو اس کی وجہ کیا تھی؟ فرماتے ہیں۔

اَنَّ الْمَلٰئِکَۃَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاٰدَمَ لِاَجَلِ اَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کَانَ فِیْ جَبْھَۃِ اٰدَمَ

بے شک فرشتوں کو حکم دیا گیا حضرت آدم کو سجدہ کرنے کا اسکی وجہ یہ تھی کہ آدم کی پیشانی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا

(تفسیر کبیر زیر آیت تلک الرسل)

معلوم ہوا حضرت آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ بننے کا جو شرف حاصل ہوا وہ اسی وجہ سے تھا کہ آپ پیشانی میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا نور جگمگا رہا تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کا انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا

حضرت علامہ الفاضل الکامل الشیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں۔

''قصص الانبیاء وغیرہ میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا اشتیاق ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ وہ تمہارے صلب سے آخر زمانے میں ظہور فرمائیں گے تو حضرت آدم نے آپ کی ملاقات کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے دائیں ہاتھ کے کلمے کی انگلی میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم چمکایا تو اسی نور نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھی اسی واسطے اس انگلی کا نام کلمے کی انگلی ہوا۔ جیسا کہ روض الفائق میں ہے کہ اور للہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت آدم کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں مثل آئینہ ظاہر فرمایا تو حضرت آدم نے اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر پھیرا پس یہ سنت ان کی اولاد میں جاری ہوئی پھر جب جبریل امین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا جو شخص اذان میں میرا نام سنے اور اپنے انگوٹھے کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے وہ کبھی اندھا نہ ہوگا'' (روح البیان ج۴ ص ۶۴۹)

معلوم ہوا انگوٹھے چومنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے

پیاری بہنو! یہ تو آپ سن ہی چکی ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل قبول فرمائی اس تمام گفتگو سے پتہ چلا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا نور سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں جلوہ گر ہوا اسی کی برکت سے حضرت آدم کو یہ شرف ملا کہ فرشتوں نے انہیں سجدہ کیا اور جب آدم جنت سے زمین پر تشریف لائے تو آپ کی توبہ اسی نور کی برکت سے قبول ہوئی اسی طرح یہ مقدس نور اپنی رحمتیں اور برکتیں دکھاتا ہوا حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت شیث علیہ السلام میں منتقل ہوا۔

حضرت شیث علیہ السلام کو نصیحت

حضرت کعب احبار کہتے ہیں۔

حضرت آدم اپنے بیٹے حضرت شیث کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا اے میرے بیٹے میرے بعد تم میرے خلیفہ ہو تم تقوی اختیار کرو اور جب بھی اللہ کا ذکر کرو اسکے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ضروری لو کیونکہ میں نے ان کا نام عرش کے پائے پر اس وقت لکھا دیکھا ہے جب میں روح اور مٹی کی درمیانی حالت میں تھا، پھر میں نے تمام آسمانوں کا چکر لگایا تو میں نے آسمانوں میں کوئی جگہ ایسی نہیں دیکھی جہاں حضرت محمد ﷺ کا نام نہ لکھا ہو میرے رب نے مجھے جنت میں رکھا تو میں نے جنت میں کوئی محل اور کوئی دریچہ ایسا نہیں دیکھا جس پر نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ لکھا ہو میں نے ''محمد'' حوروں کے سینوں پر، فرشتوں کی آنکھوں کی پتلیوں پر، طوبی کے پتوں پر، سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر لکھا دیکھا ہے تم بھی کثرت سے ان کا ذکر کرو کیونکہ فرشتے بھی ہر وقت ان کا ذکر کرتے رہتے ہیں'' (خصائص کبری (اردو) جلد اوّل ۲۵ طبع لاہور)

میری پیاری سنی بہنو! حضرت آدم علیہ السلام کی اس نصیحت سے ذکر مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کا اندازہ لگا لو اور دیکھو اللہ تعالیٰ کو اپنے پیارے محبوب، سرکار مدینہ، سرور قلب وسینہ سے کس قدر پیار اور کتنی محبت ہے اور اپنے پیارے محبوب کے ذکر سے آسمان وزمین، سارے جہاں کو ہی بھر دیا ہے اسی لئے تو اعلحضرت امام احمد رضا بریلوی نے بارگاہِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی عقیدت کا نذرانہ یوں پیش کیا ہے۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پر طرفہ دھوم دھام

کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

میری پیاری بہنو! حضور سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقدس نور نیک باپوں کی پاک پشتوں اور نیک ماؤں کے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام کی پشت مبارک میں آیا۔

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام اللہ کے مقدس رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت لمبی عمر عطا فرمائی صرف ساڑھے نو سو سال آپ تبلیغ فرماتے رہے سوائے چند لوگوں کے کوئی ایمان نہ لایا آخرکار رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اس قوم پر عذاب کی دعا فرما دی۔

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا o اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا o

(پ ۲۹ سورۃ نوح آیت ۲۶ تا ۲۸)

اور نوح نے عرض کی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ بے شک اگر تو انہیں رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر

اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اے نوح کشتی بناؤ اور اپنے ماننے والوں کو اس میں سوار کرلو، کشتی بن گئی، عذاب الٰہی کا وقت آ گیا، ماننے والے کشتی میں سوار ہو گئے آسمان

سے پانی عذاب الٰہی بن کر برسنے لگا اس قدر برسا کہ پہاڑ ڈوب گئے نافرمان قوم پانی میں غرق ہوگئی مگر نوح علیہ السلام کی کشتی پانی پر تیرتی رہی فرمانبردار لوگ بچ گئے کشتی کا پانی پر تیرتے رہنا اور فرمانبردار لوگوں کا بچ جانا بھی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی برکت تھی جو حضرت نوح علیہ السلام کی پشت مبارک میں جلوہ گر تھا

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

نور پاک منتقل ہوتا ہوا حضرت ابراہی خلیل اللہ علیہ السلام کی پشت مبارک میں جلوہ گر ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس ماحول میں آنکھیں کھولیں اس ماحول میں لوگ بتوں کو پوجتے تھے چاند، سورج اور ستاروں کو اپنا معبود سمجھتے تھے اور حالت یہ کہ خود اپنے گھر میں آپکا اپنا چچا آذر بت پرست بھی تھا اور بت تراش بھی آپ نے ایسے ماحول میں تبلیغ حق کا فریضہ سرانجام دیا قوم کو چاند، سورج، ستاروں اور بتوں کو پوجنے سے منع فرمایا اور دلائل سے یہ بات سمجھائی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اسکے باوجود جب قوم نہیں مانی تو آپ نے قوم سے کہہ دیا کہ میں تمہارے بتوں سے نمٹ لوں گا

اور جب قوم سالانہ میلے میں گئی تو پیچھے سے آپ تیشہ لے کر بت خانہ میں گئے اور تمام بتوں کو توڑ پھوڑ کر کے رکھ دیا اور بڑے بت کو ہاتھ تک نہ لگایا اور تیشہ بڑے بت کے کاندھے پر رکھ دیا کہ بہ ظاہر ایسا معلوم ہو کہ یہ سارا کام اسی بڑے بت نے کیا ہے

جب قوم واپس ہوئی اور اس نے اپنے خداؤں کا یہ حشر دیکھا تو بلبلا اٹھی اور
پس میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے یہ کام کس نے کیا ہے تو لوگوں نے بتلایا کہ
یک نوجوان ہے جسے ابراہیم کہا جاتا ہے وہی بتوں کی برائیاں کرتا رہتا ہے لوگوں نے
ہا کہ ابراہیم کو بلایا جائے حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لے آئے لوگوں کا مجمع
ے آپ سے بھرے مجمع میں سوال کیا گیا۔

ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰاِبْرَاهِيْمَ○
کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا اے ابراہیم (الانبیاء آیہ ۶۲)

حضرت ابراہیم علیہ السلام تو موقع کے منتظر تھے کہ تبلیغ کا بھرپور موقع ہاتھ میں آئے
بتوں کی ناتوانی اور کمزوری اور ان کی بالکل بے بسی اور مجبوری کو ظاہر کر دیا جائے
آپ نے بت پرست قوم سے کہا کہ صورت حال سے ایسا لگتا ہے کہ سارا کام اسی
ے بت نے کیا ہے ایسا کرو ان تمام بتوں سے ہی پوچھ لو ان کا یہ حال کس نے کیا ہے
ب کافر قوم سکتے میں آگئی اور اپنے دل میں اپنے آپ کو ملامت کرنے لگی اور پوری
م نے ندامت کے عالم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جواب دیتی ہے

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَاءِ يَنْطِقُوْنَ○
تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے نہیں

(الانبیاء آیہ ۶۵)

اس جواب کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتوں کے خلاف بھرپور انداز میں
طاب کا موقع ملا آپ نے بت پرست قوم کو للکارتے ہوئے کہا۔

اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ○

تو کہا کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو نہ تمہیں نفع دے اور نہ نقصان پہنچائے تُف ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں

(الانبیاء آیۃ ۶۶۔۶۷)

بتوں کے پجاری حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس بات کا تو کوئی جواب نہ دے سکے بس کھسیانی بلی کھمبا نوچے والا حساب، کہنے لگے۔

حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ○

ان کو جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کرنا ہے (الانبیاء آیۃ ۶۸)

پیاری بہنو! حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ایک بہت بڑی آگ تیار ہوئی اور اس آگ میں آپ کو ڈالا گیا جیسے ہی آپ کو آگ میں ڈالا گیا اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر ہوئی آگ کو حکم ہوا

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ○

ہم نے فرمایا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی والی ابراہیم پر (الانبیاء آیۃ ۶۹)

آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر باغ و بہار بن گئی ایک بال بھی آپ کا نہیں جلا۔

میری پیاری بہنو! قابل توجہ بات ہے جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا جا رہا تھا ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آپ

کی پشتِ مبارک میں موجود تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آگ سے محفوظ رہنا بھی
اسی نور کی برکت تھی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ نُور حضرت اسماعیل علیہ السلام میں منتقل ہوا
حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اور اللہ تعالیٰ کے
مقدس نبی اور پیغمبر تھے حضرت ابراہیم نے دعا کر کے آپ کو اللہ سے مانگا تھا وجہ یہ تھی
کہ حضرت ابراہیم کی عمر ۸۰ برس سے تجاوز کر چکی تھی اس کے باوجود آپ کے
یہاں اولاد نہ تھی ایک دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کے لئے زبان کھول دی عرض
کرنے لگے۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِينَ O الٰہی مجھ کو لائق اولاد دے (الصفت آیۃ ۱۰۰)

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کی دعا کو فوراً قبولیت کا شرف بخشا جواب آیا

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيمٍ O تو ہم نے اسے خوشخبری سنائی ایک عقلمند
لڑکے کی (الصفت آیۃ ۱۰۱)

آپ غور کریں کہ وہ بچہ جو بڑھاپے کی اس عمر میں پیدا ہوا۔ جس کے لئے دعا کی
اس بچہ سے آپ کو کس قدر محبت ہوگی مگر اللہ تعالیٰ کی شان کہ بچہ دینے کے بعد ایک
ایسے کڑے اور سخت امتحان میں ڈالا گیا کہ جس کی مثال اولین و آخرین میں نہیں ملتی
اور جس کو سننے کے بعد سخت سے سخت انسان کے جسم میں بھی لرزہ طاری ہو جائے وہ

سخت امتحان کیا تھا قرآن کریم خود اس کا تذکرہ کرتا ہے۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى

پھر جب وہ اسکے ساتھ کام کے قابل ہو گیا کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تیری کیا رائے ہے (الصفت آیۃ ۱۰۲)

آپ غور فرمایئے! کیسا عجیب منظر ہے کہ انتہائی محبت کرنے والا باپ بیٹے سامنے کھڑا کر کے اپنا خواب بیان کر رہا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں بتایئے بیٹے! آپ کا کیا خیال ہے اگر کسی سے یہ کہا جائے کہ میں آپ کو ذبح کرنا چاہتا ہوں بتایئے آپ کا کیا خیال ہے کیا اس شخص کے ہوش نہ اڑ جائیں گے؟ کیا وہ جان کے خوف سے بھاگ کھڑا نہ ہوگا مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو صابر اور بردبار بنایا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس سوال سے آپ ذرہ بھر بھی پریشان نہ ہوئے انتہائی بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ جواب دیتے ہیں

يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے (الصفت آیۃ ۱۰۲)

کیسا پیارا جواب ہے بات اگر بیٹے کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے تو بیٹا قربان ہونے کے لئے تیار ہے باپ اگر راضی برضا ہے تو بیٹا بھی "وفا" کا پیکر بنا ہوا ہے۔

آخر کار باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا اور گلے پر چھری چلا دی یہ وہ منظر تھا کہ فرشتے دیکھ کر کانپ اٹھے رحمت الٰہی بھی جوش میں آ گئی آواز آئی۔

یَا اِبْرَاهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ○

اے ابراہیم بے شک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کا

(الصّٰفّٰت آیۃ ۱۰۵)

حضرت جبریل کو حکم ہوا کہ فوراً جنت سے دنبہ لے کر زمین پر جائیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بحفاظت حضرت خلیل علیہ السلام کے پیروں کے نیچے سے نکال لیں اور اسکی جگہ یہ دنبہ رکھ دیں ایسا ہی ہوا قرآن کریم کہتا ہے

وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ○

اور ہم نے ایک ذبیحہ اسکے فدیہ میں دے کر اُسے بچا لیا (الصّٰفّٰت آیۃ ۱۰۷)

میری پیاری بہنو! جس وقت آپ کی قربانی پیش کی گئی اسوقت آپ کی پیشانی میں سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا نور جگمگا رہا تھا آپ کا قربان ہونے سے بچ جانا اور جنتی دنبہ کا آپ کے فدیہ میں آنا یہ بھی اُسی نور کی برکت تھی۔

آیئے! میں آپ کو اس سلسلہ میں ایک بڑی ایمان افروز روایت سناؤں حضرت عباس رضی اللہ عنہما جو ہمارے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی

"یا رسول اللہ آپ اس وقت کہاں تھے جب کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے

فرمایا میں ان کی پشت میں تھا اور جب ان کو زمین پر اتارا گیا تو اس وقت بھی میں ان کی پشت میں تھا اور جب نوح علیہ السلام طوفان کے ایام میں کشتی پر سوار تھے اس وقت میں ان کی پشت میں جلوہ گر ہو کر کشتی پر سوار تھا جب میرے جدِ امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو میں بھی ان کی پشت میں ہونے کی وجہ سے آگ میں پھینکا گیا میرے آباؤ اجداد اور امہات وجدات کبھی بھی زنا کے مرتکب نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ پاکیزہ رکھتے ہوئے پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا'' (الوفا لابن جوزی باب ۲/ دلائل ابی نعیم / نسیم الریاض جلد ثانی ۲۰۲)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ہی ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کی یارسول اللہ میں آپ کی شان میں نعتیہ اشعار پیش کرنا چاہتا ہوں سرورِ کون ومکاں نے فرمایا ''اے عباس کہو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سلامت رکھے'' وہ یوں گویا ہوئے

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ
وَفِي مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ

دنیا میں ظہور فرمانے سے پہلے آپ جنت کے سایوں میں پاکیزہ زندگی گزار رہے تھے اور محلِ امانت میں (یعنی صلب آدم علیہ السلام) جس پر کہ پتے لپیٹے جا رہے تھے (جب حضرت آدم وحوا علیہما السلام سے جنتی لباس اتار لیا گیا اور انہوں نے بدن ڈھانپنے کے لیے پتوں کو استعمال فرمایا)

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ أَنْتَ
لَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقٌ

پھر آپ (نوری حیثیت میں) دنیا کی آبادیوں کی طرف نازل ہوئے جبکہ آپ

بشر نہ تھے نہ گوشت کا لوتھڑا اور نہ جما ہوا خون

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِيْنَ وَ
قَدْ اَلْجَمَ نَسْرًا وَاَهْلَهُ الْغَرَقْ

بلکہ آپ (نوری) مادہ کی صورت میں کشتی پر سوار تھے جبکہ نسر بت اور اس کے

پجاریوں کو پانی کے طوفان نے منہ تک غرق کر کے لگام دے رکھی تھی

وَرَدْتَّ نَارَ الْخَلِيْلِ مُكْتَتِمًا
تَجُوْلُ فِيْهَا وَلَسْتَ تَحْتَرِقْ

آپ پوشیدہ طور پر حضرت خلیل اللہ والی آگ میں داخل ہو گئے آپ اس میں ٹہل

رہے تھے اور جلتے نہیں تھے

تَنْقُلُ مِنْ صُلْبٍ اِلٰى رَحِمٍ
حَتّٰى اِذَا مَضٰى عَالَمٌ بَدَا طَبَقْ

آپ پشتوں سے رحموں کی طرف منتقل ہو رہے تھے جب ایک طبقہ اہل جہاں کا

رخصت ہوتا تو دوسرا طبقہ آموجود ہوتا تھا

حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ
مِنْ خِنْدِفٍ عُلْيَا تَحْتَهَا النُّطُقْ

اور آپ کا گھرانہ خندف (زوجہ الیاس بن مضر) کے زمانے سے شرف و برتری کی

ان بلندیوں پر فائز ہے کہ پہاڑوں کی چوٹیاں بھی ان کے سامنے ہیچ ہیں

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَّ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ

وَضَـــائَـــتْ بِـــنُـــوْرِكَ الْاُفُـــقُ

اور (یارسول اللہ) جب آپ پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی اور آپ کے انوار سے آفاق جگمگا اٹھے

فَنَحْنُ فِي ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّورِ
وَسُبُـــلِ السَّلَامِ نَـــخْتَـــرِقُ

تو ہم اسی نور اور روشنی میں چلتے ہوئے ہدایت کی راہوں کو طے کر رہے ہیں

(نسیم الریاض جلد ۲ ۲۰۳ طبرانی کبیر جلد ۴ ۲۱۳)

میری پیاری اسلامی بہنو! غور کرو یہ حضور سرور کائنات ﷺ کے سگے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہیں جو اپنی روایت کردہ حدیث اور اپنے نعتیہ اشعار میں حضور ﷺ کے نور کی برکتوں کا ذکر کس پیارے انداز میں کر رہے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضور اکرم ﷺ نور ہیں۔

میری پیاری بہنو! حضور آقائے دو جہاں کا نور اسی طرح اپنی رحمتیں اور برکتیں دکھاتا رہا اور پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ یہ نور سیدنا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی پشت مبارک میں پہنچا۔

حضرت عبدالمطلب کا خواب

حضور فخر موجودات ﷺ کے دادا جان سیدنا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

"کہ میں نے خواب دیکھا ایک درخت لگا ہوا ہے اسکا سر آسمان تک اور ٹہنیاں مشرق و مغرب تک پھیلی ہوئی ہیں اور ایسا اظہر نور میں نے کبھی نہیں دیکھا جو ستر سورجوں یا اس سے بھی دگنا بڑا اور عرب و عجم اسکے سامنے جھکے ہوئے ہیں اور نورانیت اور بلندی میں وہ ہر وقت بھر رہا ہے" (ابونعیم / الخصائص کبریٰ جلدا ۸۲ طبع اردو)

آپکے اس خواب کی تعبیر بھی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے حضرت امام زرقانی لکھتے ہیں کہ

"حضرت عبدالمطلب کے جسم سے خالص کستوری کی خوشبو آتی تھی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آپ کی پیشانی میں چمکتا تھا قریش سخت قحط کی حالت میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر کوہ پر لے جاتے اور آپ کے ذریعے سے تقرب چاہتے اور آپ کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی فریادرسی فرماتا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی برکت سے ان کو عظیم بارش سے سیراب فرماتا"

(زرقانی علی المواهب جلدا ۵۲)

حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور چمکنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالمطلب اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کو لے کر نکلے تا کہ اس کا نکاح کر دیا جائے آپ کا تبالہ (ایک یمنی شہر) کی ایک یہودی کاہنہ عورت پر گزر ہوا جسے فاطمہ نبت کہتے تھے اس نے رُخِ عبداللہ میں "نور نبوت" چمکتا دیکھا تو کہنے لگی اے نوجوان اگر تم ابھی مجھ سے مباشرت کرو

گے تو تمہیں سو اونٹ دوں گی حضرت عبداللہ نے فرمایا

''جو حرام کام ہو اس سے دور رہنے کے لئے موت بھی قبول کی جا سکتی ہے رہا حلال کام تو وہ یہاں تمہارے پاس نہیں ہے کہ میں اس کی تم سے جستجو کروں تو پھر میں تمہاری خواہش کیسے پوری کر سکتا ہوں''

پھر آپ اپنے والد کے ساتھ آگے چلے انہوں نے آپ کا نکاح حضرت آمنہ بنت وھب سے کر دیا، آپ اپنی زوجہ کے پاس تین دن رہے پھر اسی فاطمہ کے پاس سے گزرے تو وہ کہنے لگی اے نوجوان! تم نے میرے بعد کیا کیا؟ فرمایا میرے والد نے آمنہ بنت وھب سے میرا نکاح کر دیا اور میں وہاں تین دن رہا کہنے لگی خدا کی قسم میں بدکار عورت نہیں لیکن میں نے تمہارے چہرے پر نور دیکھا تھا میں نے چاہا کہ وہ نور مجھے مل جائے مگر اللہ تعالیٰ نے جہاں چاہا اسے رکھ دیا پھر وہ اشعار پڑھنے لگی جن کا ترجمہ یہ ہے

(۱) میں نے ایک بجلی چمکتی دیکھی جس نے سیاہ بادلوں کو بھی جگمگا دیا تھا۔

(۲) اس بجلی میں وہ نور تھا جو اپنے ماحول کو ماہ کامل کی طرح روشن کر رہا تھا۔

(۳) میں نے اسے حاصل کرنا چاہا تھا کہ اس پر فخر کرتی رہوں مگر ہر پتھر رگڑنے والا آگ نہیں پیدا کر لیتا۔

(۴) مگر اس زہری عورت (حضرت آمنہ) کی عظمت اللہ ہی کی عطا ہے جس نے (اے عبداللہ) تمہارے دونوں کپڑے (نبوت

اور حکومت) لے لئے، اس نے کیا لیا وہ کیا جانے حفیظ جالندھا سے اپنے انداز میں یوں بیان کرتا ہے۔ کہ وہ فاطمہ نامی عورت حضرت عبداللہ سے یوں کہنے لگی۔

وہ جس کے نور سے تیری چمکتی تھی یہ پیشانی
اسی کی تھی میں طالب اسی کی تھی میں دیوانی
مگر میں رہ گئی محروم قسمت میری پھوٹی ہے
سنا ہے کہ وہ نعمت آمنہ نے تجھ سے لوٹی ہے

بطن مادری میں جلوہ گری

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حمل کی رات کوئی ایسی جگہ اور مکان نہ تھا جو نور سے منور نہ ہوا ہو اور قریش کے چوپائے بولنے لگے اور یہ کہتے تھے رب کعبہ کی قسم رسول اللہ ﷺ جو دنیا کی امان اور اہل دنیا کے لئے آفتاب ہیں انکا حمل ٹھہر گیا ہے اور دنیا کے تمام بادشاہوں کے تخت اور تاج صبح کے وقت اوندھے پائے گئے مشرق و مغرب کے وحشی چرندو پرند اور دریائی جانوروں نے ایک دوسرے کو بشارت دی (زرقانی علی المواھب ۱۰۸ جلد ۱)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

ثُمَّ اِنَّ اُمِّیْ رَاَتْ فِیْ مَنَا مِھَا اِنَّ الَّذِیْ فِیْ بَطْنِھَا نُوْرٌ
پھر میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کے پیٹ میں نور ہے (مواھب ۱۰۷ ج ۱)

چنانچہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

"مدتِ حمل میں مجھے کسی قسم کی ذرہ بھر کوئی تکلیف یا کوئی شکایت یا ان چیزوں کی خواہش جو حاملہ عورتوں کو ہوا کرتی ہے نہیں ہوئی بلکہ طبیعت میں فرحت، جسم میں خوشبو

اور چہرے میں چمک پیدا ہوگئی اور میں نے کسی عورت کے حمل کو نہیں دیکھا جو اس حمل سے زیادہ خفیف اور برکت میں اس سے زیادہ عظیم ہو"

(زرقانی علی المواہب ۱۰۹ج۱)

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

"خواب میں کسی کہنے والے نے مجھ سے کہا کہ کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ تم سید العالمین (تمام جہانوں کے سردار) خَیْرُ الْبَرِیَّہ (ساری مخلوق سے افضل) اور اس امت کے نبی کے ساتھ حاملہ ہوئی ہو جب وہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھنا"

(دلائل النبوۃ لابی نعیم / خصائص کبری ۴۲ج۱)

دنیا میں جلوہ گری

ابونعیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے بیان فرمایا کہ "حمل مبارک کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے اس وقت قریش کے ہر جانور نے یہ کہا "رب کعبہ کی قسم! حمل مبارک ہوگیا، وہی دنیا کے لئے امان ہیں اور دنیا والوں کے لئے چراغ ہیں"

اس وقت قریش کی اور تمام عرب قبیلوں کی کاہن عورتوں کی صاحبہ روپوش ہوگئیں اور ان کی کہانت کا علم ختم ہوگیا دنیا کے تمام بادشاہوں کے تخت ٹوٹ گئے اور بادشاہ اس دن گونگے ہوگئے اور مشرق کے جانور مغرب کے جانوروں کو بشارت لے کر گئے اسی طرح سمندر کی مخلوق نے ایک دوسرے کو بشارتیں دیں حمل مبارک کا ہر مہینہ گزرنے کے بعد آسمان میں اور زمین میں ندا دی جاتی بشارت ہو اب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم

خیرو برکت لے کر دنیا میں تشریف لا رہے ہیں

آپ والدہ کے پیٹ میں پورے نو ماہ رہے مگر آپ کی والدہ کو نہ درد ہوا، نہ ہوا لگی،

اور نہ پیٹ میں بے چینی اور نہ ایسی کوئی بات جو عورتوں کو زمانہ حمل میں ہوا کرتی ہے

جب آپ شکم مادر میں تھے اسی وقت والد گرامی عبداللہ کا انتقال ہو گیا تو

فرشتوں نے کہا "اے پروردگار" "تیرے یہ نبی یتیم ہو گئے" پروردگار نے ارشاد فرمایا

میں ان کا ولی، ان کا محافظ اور ان کا مددگار ہوں تم ان کی ولادت سے برکت حاصل کرو

ان کی ولادت بابرکت ہے

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی ولادت کے وقت آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول

دیے حضرت آمنہ اپنے بارے میں بتایا کرتی ہیں کہ جب حمل مبارک کو چھ ماہ گزر گئے

تو میرے پاس کوئی آنے والا آیا اور اس نے مجھے سوتے میں کہا "اے آمنہ! تمہیں تمام

جہانوں کی برگزیدہ ہستی کا حمل ہے جب یہ پیدا ہو تو ان کا نام "محمد" رکھنا

حضرت آمنہ اپنے نفاس کے بارے میں بیان کرتی ہیں مجھے بھی وہی کچھ ہوا جو اور

عورتوں کو ہوا کرتا ہے مگر کسی کو پتہ نہیں چلا پھر میں نے شدید گڑگڑاہٹ سنی جس سے

میں خوف زدہ ہو گئی کیا دیکھتی ہوں جیسے کسی سپید پرندے کے پر نے میرے دل کو چھوا

تو میرا سارا خوف اور تکلیف دور ہو گئی دیکھتی کیا ہوں کہ ایک پیالہ سفید دودھ کا بھرا رکھا

ہے۔ میں پیاسی تھی میں نے وہ دودھ اٹھایا اور پی لیا تو مجھ سے ایک نور بلند ہوا پھر کچھ

عورتیں نظر آئیں جو کھجور کے درخت کی طرح لمبی تھیں جیسے وہ عبد مناف کی لڑکیاں

ہوں یہ عورتیں مجھے غور سے دیکھنے لگیں میں ابھی حیرات ہو رہی تھی کہ ایک سفید کم خواب (ریشمی کپڑا) آسمان وزمین کے درمیان پھیل گیا

کسی کہنے والے کہا اسے لوگوں کی نظر سے چھپالو پھر کچھ آدمی دیکھے جو فضا میں چاندی کے لوٹے لیے کھڑے تھے پھر پرندوں کی ایک ٹولی آئی اور میری گود ڈھانپ لی ان کی چونچیں زمرد کی اور پر یاقوت کے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے مشرق و مغرب منکشف فرمائے میں نے تین جھنڈے نصب کئے ہوئے دیکھے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں ایک کعبہ کی چھت پر

پھر مجھے درد شروع ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ پیدا ہو گئے جب آپ میرے شکم سے باہر آئے تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ سجدے میں ہیں اور عاجزی وزاری کے ساتھ انگلی اٹھائی ہوئی ہے پھر آسمان پر ایک سفید بادل آیا اور آسمان پر چھا گیا پھر میرے سامنے سے غائب ہو گیا اور میں نے ایک منادی کو پکارتے ہوئے سنا کہ ''محمد'' ﷺ کو مشرق و مغرب میں لے جاؤ اور سمندروں میں لے جاؤ تا کہ لوگ آپ کے نام، آپ کی صفات سے واقف ہو جائیں اور انہیں معلوم ہو جائے کہ آپ کا نام ''ماحی'' ہے آپ کے زمانے میں شرک مٹ جائے گا پھر تھوڑی دیر میں میں نے دیکھا کہ آپ سفید اونی کپڑے میں لپیٹے ہوئے ہیں اور نیچے سبز ریشم ہے اور موتیوں کی بنی ہوئی تین چابیاں مٹھی میں لی ہوئی ہیں آواز آئی ''محمد'' ﷺ نے کامیابی، ہوا اور نبوت کی چابیاں لے لیں

پھر ایک سفید بادل آیا جس میں سے گھوڑوں کے ہنہنانے اور پر پھڑ پھڑانے کی آوازیں آرہی تھیں یہاں تک کہ وہ چھا گیا اور پھر غائب ہو گیا پھر کسی منادی نے کہا ''محمد'' ﷺ کو مشرق و مغرب میں لے جاؤ انبیاء کی ولادت گاہوں پر لے جاؤ اور جن وانس اور پرندوں اور درندوں میں سے ہر روحانی کے پاس لے جاؤ انہیں صفاء آدم، رِقّت نوح، خُلّتِ ابراہیم، لِسانِ اسمٰعیل، یعقوب کا چہرہ، یوسف کا جمال، داؤد کی آواز، ایوب کا صبر، زہد یحییٰ اور کرم عیسیٰ علیہم السلام عطا کردو انہیں تمام انبیاء کے اخلاق کا نمونہ بنادو

پھر یہ کیفیت بھی دور ہوگئی پھر میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں لپٹا ہوا سبز ریشم کا کپڑا ہے کسی نے کہا کہ ''محمد'' ﷺ نے ساری دنیا پر قبضہ کرلیا مخلوقات میں ہر شے آپ کی مٹھی میں چلی گئی پھر تین آدمی آئے ان میں سے ایک کے ہاتھ میں چاندی کا لوٹا اور دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کی طشتری ہے اور تیسرے کے ہاتھ میں سفید ریشم ہے جو اس نے پھیلایا اور اس میں سے ایک خیرہ کن انگوٹھی نکالی اسے لوٹے کے پانی سے سات مرتبہ دھویا اور آپ کے شانوں کے درمیان اس سے مہر کردی پھر اُسے تھوڑی دیر اپنے پروں میں رکھ کر مجھے واپس کردیا (خصائص کبری جلد اول ۹۲ طبع اردو لاہو)

میری پیاری بہنو! اس روایت سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم نور مجسم، رحمت عالم، آقائے دو جہاں، باعث کون ومکاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے وقت اپنی شایان شان قدرتی انتظامات فرمائے اور کائنات میں اپنے پیارے

محبوب کی آمد آمد کا اعلان فرمایا اس سے پتہ چلا کہ جو شخص آقائے دو جہاں ﷺ کا میلاد منائے اور اس پر طرح طرح کے انتظامات کرے تو وہ کوئی برا کام نہیں کر رہا بلکہ اللہ تعالیٰ کی سنت ادا کر رہا ہے۔

میری پیاری بہنو! حضور سرور کائنات ﷺ کی پھوپی حضرت صفیہ بنتِ عبدالمطلب فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت کے بعد میں نے آپ کی چھ چیزیں دیکھیں۔

(۱) آپ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا

(۲) سجدہ سے سر اٹھا کر فصیح زبان میں فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ

(۳) آپ کے نور سے سارا گھر روشن ہو گیا

(۴) میں نے آپ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو غیب سے آواز آئی اے صفیہ تو غسل کی تکلیف نہ کر ہم نے ان کو پاک وصاف پیدا کیا ہے

(۵) میں نے اس خیال سے کہ لڑکی ہے یا لڑکا، دیکھا تو آپ ختنہ شدہ اور ناف کٹی ہوئی تھے

(۶) میں نے چاہا کہ آپ کو کرتہ پہناؤں تو میری نظر آپ کی پشت مبارک پر پڑی تو اُس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلَ اللّٰہِ لکھا ہوا تھا (شواہد النبوت ۲۵)

حضرت عبدالمطلب فرماتے ہے کہ

''شب ولادت میں کعبہ میں تھا قریب وقت سحر میں نے دیکھا کہ کعبہ نے مقام ابراہیم کی طرف سجدہ کیا اور تکبیر کہی اور تمام بت جو کہ کعبہ اور اس کے ارد گرد نصب تھے

اوندھے گر گئے جب سب سے بڑا بت جس کا نام ہُبَل تھا منہ کے بل گرا تو اس کے اندر سے آواز آئی کہ آگاہ ہو جاؤ پیغمبر آخرالزمان پیدا ہو گئے ہیں اور ان کے نور سے مشرق و مغرب روشن ہو گیا (شواھد النبوت ۲۵)

میری بہنو! جب ہمارے آقا ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو ایوانِ کسریٰ (جو دنیا کی مضبوط ترین عمارتوں میں سے تھا) اُس میں زلزلہ پڑ گیا اور اس کے چودہ کنگرے زمین پر گر گئے اور بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا (یہ پانی کی ایک جھیل تھی جو ۶۵ میل لمبی اور اسی قدر چوڑی اور اس کے کنارے عبادت خانے اور کنیسے بنے ہوئے تھے) فارس کا آتشکدہ جو ایک ہزار سال سے روشن تھا (جس میں آتش پرست آگ کی پوجا کرتے تھے) ایک دم بجھ گیا شیاطین کا آسمانوں پر آنا جانا بند ہو گیا

(خصائص کبریٰ ج ا ۱۲۔ ا طبع اردو لاہور)

میری پیاری بہنو! اس سے پتہ چلا کہ کائنات میں تو حضور ﷺ کے پیدا ہونے کی خوشی تھی مگر شیطان کو آپ کے پیدا ہونے سے تکلیف پہنچی تھی کہ ان کا آسمانوں پر جانا بند ہو گیا اب آپ خود ہی غور کر لو جو حضور ﷺ کی محفل میلاد سے خوش ہوتے ہیں ان کا تعلق کس سے ہے اور جو منہ چڑاتے ہیں ان کا تعلق کس سے ہے۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا

عرب میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا تو بہترین پرورش کے لئے دیہات میں بھیج دیا کرتے تھے تا کہ کھلی ہوا اور آزاد فضا میں ان کے جسم کی مناسب اور بہترین نشو ونما ہو سکے سال میں دو مرتبہ دیہات کی عورتیں شہروں کا چکر لگا تیں اور بچے لے جاتیں اور مدت ختم ہونے پر بچے واپس کرتیں جس کے بدلے میں انہیں معقول معاوضہ ملتا اسی دستور کے مطابق قبیلہ بنی سعد بن بکر کی چند عورتیں جن میں ایک حلیمہ بھی تھیں مکے میں بچے لینے کی غرض سے آئیں حلیمہ کے ساتھ انکے شوہر حارث اوران کے شیر خوار بیٹے عبداللہ بھی تھے

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں

"کہ ہم ایک گدھی اور ایک اونٹنی پر سوار ہو کر آئے تھے قحط سالی کی وجہ سے اُونٹنی اور گدھی کا یہ حال تھا کہ گدھی سے چلا نہیں جاتا تھا اور اُونٹنی دُودھ کا ایک قطرہ بھی نہیں دیتی تھی اور خود میرا یہ حال تھا کہ مجھ کو اتنا دودھ نہیں آتا تھا کہ جس سے میرے بچے کا پیٹ بھر سکے چنانچہ وہ بھوک کی شدت سے ہر وقت روتا اور اس کے رونے کی وجہ سے نہ رات کو چین کی نیند سوتے اور نہ دن میں آرام پاتے چونکہ میں اپنی گدھی کی لاغری کی وجہ سے کچھ پیچھے رہ گئی اور دوسری سب عورتیں مجھ سے پہلے مکے میں پہنچ گئی تھیں اس لئے انہوں نے سب بچوں کا انتخاب کرلیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی عورت نے نہ لیا کیونکہ جب اس کا بتایا جاتا کہ آپ یتیم ہیں تو وہ یہ سمجھ کر کہ ان کا معقول معاوضہ

نہیں ملے گا آگے نہ بڑھتی اور وہیں سے واپس ہو جاتی جس وقت میں مکہ میں پہنچی اس وقت سوائے آپ کے اور کوئی بچہ نہ تھا میں نے اپنے شوہر کو کہا واللہ میں اس بات کو مکروہ سمجھتی ہوں کہ میں اس طرح واپس جاؤں کہ میرے ساتھ کوئی بچہ نہ ہو میں اسی یتیم کو لے آتی ہوں شوہر نے تائید کی اور آپ کو لینے کے لئے چل پڑی

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ عبدالمطلب مجھ کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا تیرا نام کیا ہے؟ میں نے کہا حلیمہ سعدیہ، سُن کر بہت مُسرور ہوئے اور فرمایا

سعادت اور حلیمی خوبیاں دو پاس ہیں تیرے
انہیں دونوں کے باعث کام سارے راس ہیں تیرے
مرے پاس ایک بچہ ہے پدر جس کا نہیں زندہ
مگر اک خاص جلوے سے ہے چہرہ اس کا تابندہ

پھر مجھے وہیں لے گئے جہاں آپ تشریف فرما تھے میں نے آپ کو دودھ سے زیادہ سفید صوف کے پارچے میں لپٹے ہوئے سبز حریر پر سیدھا سوتے ہوئے اس طرح پایا کہ آپ کا ہاتھ آپ کے سینہ مُبارک پر تھا اور آپ سے کستوری کی سی نہایت پاکیزہ خوشبو مہک رہی تھی اور آپ کے حسن و جمال کا یہ عالم تھا کہ میں دیکھتے ہی بصد ہزار جان و دل قربان و فریفتہ ہو گئی قریب ہو کر میں نے اپنا ہاتھ نرمی اور پیار سے آپ کے سینہ مُبارک پر رکھ دیا تو آپ نے تبسم فرمایا اور اپنی مبارک آنکھیں کھول دیں آپ کی آنکھوں سے ایک نور نکلا جس کی شعاعیں آسمان تک پہنچیں اور آپ نے میری طرف

دیکھا میں نے فرطِ محبت سے آپ کو اُٹھایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور گود میں لے کر اپنی داہنی چھاتی آپ کے منہ میں دیدی تو اس قدر دودھ اُتر آیا کہ میں حیران تھی چنانچہ آپ نے جتنا چاہا پیا پھر میں نے آپ کو بائیں طرف پھیرا تو آپ نے بائیں چھاتی کا دودھ پینے سے انکار کر دیا اور برابر یہی طریقہ مبارک رہا کہ ہمیشہ دائیں طرف سے پیتے، بائیں طرف سے نہ پیتے۔

اہلِ علم حضرات فرماتے ہیں کہ چونکہ پرورگار عالم نے بیشمار علوم آپ کی فطرت میں ودیعت فرما کر آپ کو پیدا کیا تھا اور آپ جانتے تھے کہ حلیمہ کا بیٹا عبداللہ بھی میرا دودھ شریک ہے اس لئے بائیں طرف آپ اس کے لئے چھوڑ دیتے تھے گویا تشریف لاتے ہی عدل وانصاف کی مثال قائم فرمادی کہ میں کسی کا حق دبانے نہیں بلکہ عدل و نصاف کرنے اور اہلِ حق کو انکا حق دلانے آیا ہوں حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے آپ کی والدہ حضرت آمنہ اور حضرت عبدالمطلب سے آپ کو لے جانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے بخوشی اجازت دی حضرت آمنہ نے اپنے لختِ جگر نورِ نظر کو میرے سپرد کیا اور صحت وسلامتی کے ساتھ واپس لوٹنے کی دعائیں کیں۔

چلی ڈیرے کی جانب آج ایسے نور کو لے کر
مہ و خورشید صدقے ہورہے تھے جسکے قدموں پر

پھر میں آپ کو لے کر شوہر کے پاس آئی اور اس کو دکھلایا تو وہ بھی آپکے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گیا ہماری وہ اُونٹنی جو قحط کی ماری ہوئی ایک قطرہ بھی دودھ نہ دیتی تھی اس

کے تھن دودھ سے بھر گئے اور میرے شوہر نے اس دودھ کو خود بھی پیا اور مجھے بھی پلایا اور خود مجھ کو اتنا دودھ آ گیا کہ آپ نے اور میرے بیٹے نے سیراب ہو کر پیا اور ہم نے چین کی نیند سو کر رات گزاری یہ برکات دیکھ کر میرے شوہر نے کہا حلیمہ خدا کی قسم یہ سب برکتیں اسی مبارک بچے کے سبب سے ہیں اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اس ذات بابرکات کی خدمت کی وجہ سے برکتوں میں اور اضافہ ہی ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کے طفیل ہمارا گھر رحمتوں اور برکتوں کا گھوارہ بن گیا فرماتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھ کو کہا حلیمہ خاموش رہو اور ان باتوں کو چھپاؤ کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جس دن سے یہ بچہ پیدا ہوا ہے اس دن سے علماء یہود کو کھانا پینا، سونا اور عیش کرنا ناگوار وحرام ہو گیا ہے اگر انکو معلوم ہو گیا تو وہ اس بچہ کیساتھ اور تیرے ساتھ حسد کرینگے تین دن مکے میں ٹھہرنے کے بعد دوسری عورتیں بچوں کے والدین سے رخصت لے کر چلیں تو میں بھی آپ کی والدہ کے پاس الوداعی سلام کرنے اور واپس جانے کی اجازت لینے گئی تو میں نے آپ کی والدہ سے کہا خدا کی قسم یہ بچہ جو میں نے لیا ہے، ایسا بابرکت ہے کہ میں نے ایسی خیر و برکت والا بچہ ہرگز نہیں دیکھا آپ کی والدہ سے اپنے نورِ نظر کو پیار کیا اور گود میں دیتے ہوئے کہا

اُعِیْذُہٗ بِاللّٰہِ ذِی الْجَلَالِ مِنْ شَرِّ مَا مَرَّ عَلَی الْجِبَالِ

میں اس بچے کو خدائے ذوالجلال کی پناہ میں دیتی ہوں ہر اس جسمانی بیماری و تکالیف سے جولاحق ہونے والی ہے

حَتّٰی اَرَاہُ حَامِلَ الْحَلَالِ وَیَفْعَلُ الْعُرْفَ اِلَی الْمَوَالِی

یہاں تک کہ میں اسے امرِ حلال کا حامل اور غلاموں کے ساتھ نیکی کرنے والا دیکھوں

وَغَیْرِ ھِمْ مِّنْ خَشْوَةِ الرِّجَالِ

اور صرف غلاموں کے ساتھ ہی نہیں ، بلکہ اس کے علاوہ دوسرے ادنا درجہ کے لوگوں کے ساتھ بھی نیکیاں کرنے والا دیکھوں

اور پھر مجھ کو تاکید کی کہ اس بچہ کی طرف سے خبردار رہنا، کیونکہ عنقریب اس کی ایک خاص شان ہوگی (طبقات ابن سعد ۱۱۱)

چنانچہ واپس آ کر میں اپنی گدھی پر سوار ہوئی اور آپ کو اپنی گود میں لے لیا تو میری گدھی نے کعبہ کی طرف تین سجدے کئے (یعنی سر جھکایا اور اپنا منہ زمین پر رکھا) اور پھر اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور چلی

گدھی کا سجدہ کرنا اور آسمان کی طرف سر اُٹھایا پروردگار عالم کے حضور اظہار عجز و شکر تھا کہ اس نے مجھ کو یہ شرف بخشا ہے کہ سردارِ دو جہاں، باعث کون و مکاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج مجھ پر سوار ہیں فرماتی ہیں کہ آپ کی برکت سے میری وہی گدھی جس سے لاغری اور کمزوری کے سبب چلا نہیں جاتا تھا اب وہ اس قدر چُست اور توانا ہوگئی کہ ان تمام سواریوں کو پیچھے چھوڑ کر آگے نکل گئی جو مکہ سے پہلے کی چلی ہوئی تھیں یہ دیکھ کر دوسری عورتیں تعجب سے مجھ سے کہنے لگیں اے بنتِ ذویب کیا یہ وہی گدھی ہے جس سے بوجہ لاغری چلا نہیں جاتا تھا اور گر گر پڑتی تھی؟ میں کہتی ہاں

یہ وہی ہے مگر وہ اعتبار نہ کرتیں اور کہتیں کہ آخر دو تین روز میں یہ اس قدر چالاک اور فربہ توانا کیسے ہوگئی میں قسم کھا کر کہتی کہ واللہ یہ وہی ہے اس سے وہ بہت متعجب ہوئیں اور بولیں کہ اب تو اس کی عجیب شان ہے۔

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب میں ان عورتوں سے گفتگو کر کے خاموش ہوئی تو گدھی (خدا کی قدرت سے) بولی میں نے سنا تو وہ یہ کہہ رہی تھی واقعی اب میری بڑی اور عجیب شان ہے اللہ نے مجھ کو مرنے (یعنی انتہائی کمزوری کی مثل مردہ کے تھی) کے بعد زندہ کیا (یعنی توانا و فربہ اور چالاک) کیا ہے

يَا نِسَآءَ بَنِي سَعْدٍ اِنَّ كُنَّ لَفِيْ غَفْلَةٍ وَّهَلْ تَدْرِيْنَ مَنْ عَلٰى ظَهْرِيْ خِيَارُ النَّبِيِّيْنَ وَسَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَيْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَحَبِيْبُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

اے بنی سعد کی عورتو تم غفلت میں ہو اور تم نہیں جانتی ہو کہ میری پیٹھ پر کون سوار ہے میری پیٹھ پر خیر الانبیاء سید المرسلین خیر الاولین والآخرین اور حبیب رب العلمین سوار ہیں ﷺ

فرماتی ہیں کہ راستے میں دائیں اور بائیں سے میں سنتی تھی کہ کوئی کہنے والا کہتا تھا کہ اے حلیمہ تو (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالنے کے سبب سے) دولتمند اور بنی سعد کی تمام عورتوں سے فضل و اعلیٰ ہوگئی ہے اس کے بعد میں بکریوں کے گلے کے پاس سے گزری تو بکریاں دوڑ کر آئیں اور بولیں اے حلیمہ تو جانتی ہے کہ تیرا رضیع محمد ﷺ پروردگارِ عالم کا رسول اور بہترین اولادِ آدم ہے (مدارج النبوۃ صفحہ ۲،۲۵)

جب ہم خیر و عافیت سے اپنے گھر پہنچے تو بنی سعد کا کوئی مکان ایسا نہ رہا جس میں آپ کی خوشبو نہ پہنچی ہو ایک عرصہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت قحط اور زمین ایسی خشک اور ویران ہو چکی تھی کہ اس میں سبزے کا تنکا تک نظر نہیں آتا تھا اور میری بکریاں جو قحط سالی کا شکار ہو کر اس قدر کمزور اور پتی دُبلی ہو چکی تھیں کہ دودھ کا ایک قطرہ بھی نہیں دیتی تھی آپ کی برکت سے فربہ اور موٹی ہو گئیں اور سب دودھ دینے لگ گئیں ان کا دودھ دوہ کر ہم سب سیراب ہو کر پیتے، حالانکہ ہمارے گاؤں میں کسی کی بکریاں بھی دودھ نہیں دیتی تھیں چنانچہ ہماری قوم کے لوگ اپنے اپنے چرواہوں سے کہنے لگے کہ تم بکریوں کو اس چراگاہ میں کیوں نہیں لے جاتے جہاں حلیمہ کی بکریاں چرتی ہیں لیکن انہیں کیا معلوم تھا کہ حلیمہ کی بکریوں کے سُرورُ و نشاط کی وجہ کیا ہے اور کیسے موٹی ہوگئی ہیں اور ان میں دودھ کیسے اور کہاں سے آگیا ہے؟ یہ تو حلیمہ ہی جانتی تھی جس کی آغوش میں پروردگار عالم کی رحمتیں اور برکتیں سمٹ کر آگئی تھیں اور جس کا گھر برکتوں اور مسرتوں کا گہوارہ بن گیا تھا اور جو ازل سے ہی اس سعادت و شرف کے لئے مخصوص کی گئی تھی کہ اس کی بکریاں کیوں اور کس وجہ سے موٹی ہوگئی ہیں اور چراگاہ غیب سے چر کر وہ دودھ دیتی تھیں چنانچہ فرماتی ہیں کہ راعیانِ قوم اپنی بکریوں کو میری بکریوں کیساتھ ایک ہی جگہ لے جانے اور چرانے لگے اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل ان بکریوں اور مالوں میں بھی برکت عطا فرمائی اور ہمارے گھر میں اللہ تعالیٰ کی اس قدر رحمتیں اور برکتیں ہوتی گئیں کہ ہم ہر لحاظ سے اپنی قوم میں مکرم و معظم ہو گئے

اورہمیں اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں بلکہ یقین کامل تھا کہ یہ سب برکتیں آپ کے دم قدم سے ہیں۔

لَقَدْ بَلَغَتْ بِالْهَا شِمِي حَلِيْمَةُ
مَقَامًا عَلٰى فِيْ ذَرْوَاةِ الْعِزِّ وَالْمَجَدِ

بے شک حلیمہ اس ہاشمی (محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے سبب سے ایسے ارفع و اعلیٰ مقام پر پہنچ گئی جو عزت و عظمت کا بہت بلند مقام ہے

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ ہمارے قبیلہ بنی سعد کے لوگوں نے جب آپ کی وجہ سے ہمارے گھر میں بے شمار برکتوں کا نزول دیکھا تو ان کے دلوں میں بھی آپ کی عظمت ومحبت پیدا ہوگئی اوران سب کو آپ کے مبارک ہونے کا یقین ہو گیا یہاں تک کہ قبیلہ بنی سعد کا کوئی آدمی یا کوئی جانور (اُونٹ بکری وغیرہ) جب کسی جسمانی بیماری میں مبتلا ہوتا تو وہ اس کو لے کر ہمارے گھر آجاتے اور آپ کو لے کر آپ کا دستِ مبارک مریض کے جسم پر پھیرتے تو وہ تندرست ہو جاتا۔

(زرقانی علے المواہب ج۱،۱۴۵)(ماخوذ از الذکر الحسین علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ)

مُعجزاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری پیاری بہنو! آخر میں آپ کے سامنے آقائے دو جہاں مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند معجزات کا تذکرہ کرتی ہوں جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کو کل کائنات کا علم عطا فرمایا تھا اور ایسی طاقت و

قوت عطا فرمائی تھی کہ جو چاہتے تھے کر دکھاتے تھے۔

بلند آواز سے درود شریف پڑھیے پھر عرض کرتی ہوں

سورج پلٹ آیا

حدیث: حضرت اسماء رضی اللہ عنھا بیان فرماتی ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی جارہی تھی اسوقت آپ کا سر انور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا پس حضرت علی نمازِ عصر نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تو نے نماز پڑھی ؟ عرض کیا نہیں تو جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی

اِنَّهٗ كَانَ فِيْ طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ

اے اللہ بے شک علی تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری میں تھا تُو تو اس پر سورج لوٹا دے

حضرت اسماء فرماتی ہیں میں نے سورج کو دیکھا کہ غروب ہو گیا اور پھر غروب ہونے کے بعد نکل آیا" (مشکل الآثار للطحاوی جلد دوم ۹۔۸ خصائص کبریٰ ج ۲، ۱۳۵ طبع اردو لاہور)

پیاری اسلامی بہنو! پتہ چلا کہ ہمارے پیارے رسول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ڈوبے سورج کو واپس کر دیا یہ آپ کا بہت بڑا معجزہ ہے اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا اُلٹے قدم　　تیری انگلی اٹھ گئی ماہ کا کلیجہ چر گیا

چاند دو ٹکڑے ہو گیا

ابو جہل نے والیٔ یمن حبیب ابنِ مالک کو پیغام بھیجا کہ تیرا دین مٹایا جا رہا ہے جلد مکہ مکرمہ پہنچو حبیب یہ پیغام سنتے ہی مکہ معظّمہ پہنچ گئے ابو جہل نے اس کے سامنے رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَبَارَکَ وَسَلَّم کے متعلق چند غلط باتیں بیان کیں اس سے ابو جہل کا یہ مطلب تھا کہ حبیب ابنِ مالک کا اہل مکہ پر اچھا خاصا اثر ہے اور وہ لوگوں کو سمجھا دے کہ وہ دین اسلام قبول نہ کریں

حبیب نے ابو جہل کو کہا کہ جب تک دونوں فریق نہ آئیں فیصلہ کرنا ناممکن ہے میں چاہتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَبَارَکَ وَسَلَّم) کی باتیں بھی سُن لوں چنانچہ اس نے دربارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَبَارَکَ وَسَلَّم) میں پیغام بھیجا کہ میں یمن سے آیا ہوں اور آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں فخرِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ وَبَارَکَ وَسَلَّم) بمعہ سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کے آنے سے تمام مجلس پر ہیبت چھا گئی کسی کو بات کرنے کی جرأت نہ ہوئی تو آخر میں شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ وَبَارَکَ وَسَلَّم نے خود فرمایا کہ تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو حبیب ابنِ مالک نے عرض کی کہ حضور نے نبوت کا دعویٰ فرمایا ہے اور نبوت کے واسطے معجزہ ضروری ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو معجزہ تو دیکھنا چاہتا ہے وہ دکھایا جائے گا عرض کی حضور میں تو آسمان کا معجزہ دیکھنا چاہتا ہوں، اور پھر یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میرے دل میں کیا تمنا ہے؟

فرمایا کوہِ صفا پر چلو آپ بھی وہاں تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے یہاں تک کہ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور دوسرا دوسری طرف ہو گیا۔

پھر ارشاد فرمایا کہ اے حبیب بن مالک اپنے دل کی بات بھی سن تیری ایک بچی ہے جو ہاتھ پاؤں سے معذور ہے اور تو چاہتا ہے کہ اس کو شفا ہو جائے اس کو بھی شفا ہو گی یہ سن کر حبیب کی زبان پر بے اختیار یہ کلمہ جاری ہوا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلَ اللّٰه

حبیب جب گھر پہنچا تو رات کا وقت تھا دروازے پر آواز دی معذور بچی جو کہ زمین سے اٹھ نہیں سکتی تھی چل کر آئی اور دروازہ کھول اور باپ کو دیکھ کر پڑھنے لگی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلَ اللّٰه

حبیب نے پوچھا بیٹی! تو نے یہ کلمہ کہاں سے سنا ہے تو کہنے لگی میں نے خواب میں ایک چاند جیسی صورت والے کو دیکھا جو فرما رہے تھے کہ بیٹی تیرے باپ نے تو مکہ مکرمہ میں کلمہ پڑھ لیا ہے اور تو یہاں کلمہ پڑھ لے تو تجھے ابھی صحت ہو جائے گی جب میں صبح اٹھی تو کلمہ میری زبان پر جاری تھا اور ہاتھ پاؤں سلامت تھے

جو خیال آیا تو خواب میں وہ جمال اپنا دکھا گئے
وہ مہکل ہک تھی لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے

امام احمد رضا بریلوی نے کیا خوب فرمایا ہے

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک

اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

احادیث سے وضاحت

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

''اہلِ مکہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے چنانچہ آپ نے انہیں چاند کے ٹکڑے کر کے دکھا دیے'' (بخاری کتاب التفسیر)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

''جب چاند شق کیا گیا تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پس چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا گواہ رہنا گواہ رہنا''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہی واقعہ ہے کہ

''چاند شق ہونے کا واقعہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہوا چنانچہ اسکا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ کے پرے پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہنا''

(بخاری کتاب التفسیر)

ابوداؤد طیالسی میں ہے کہ

''کفار نے یہ دیکھ کر کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جادو ہے لیکن ان کے سمجھ داروں نے کہا مان لو ہم پر جادو کیا ہے لیکن ساری دنیا پر تو جادو نہیں چل سکتا اب جو لوگ سفر سے آئیں ان سے دریافت کرنا کہ کیا انہوں نے بھی اس رات چاند کو دو ٹکڑے

ہوتے دیکھا تھا چنانچہ جب وہ آئے ان سے پوچھا انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی کہ ہاں فلاں شب ہم نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا ہے کفار کے مجمع نے یہ طے کیا تھا کہ اگر باہر کہ لوگ آ کر یہی کہیں تو حضور ﷺ کی سچائی میں کوئی شک نہیں اب جو باہر سے آیا، جب کبھی آیا، جس طرف سے آیا ہر ایک نے اسکی شہادت دی کہ ہاں ہم نے اپنی آنکھوں سے چاند کے ٹکڑے ہوتے دیکھا ہے اسی کا بیان قرآن کریم کی اس آیت میں ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ○

پاس آئی قیامت اور شق ہوگی چاند

(سورۃ القمر آیت ا ترجمہ کنز الایمان) (تفسیر ابن کثیر اسی آیت کی تفسیر کے تحت)

شمس کو واپس لاتے یہ ہیں ٹکڑے قمر کے بناتے یہ ہیں
بھٹکے ہوؤں کو دم میں رب سے کون ملائے ملاتے یہ ہیں

چاند ہلنے لگا

حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ

"ایک دن میں نے حضور سید عالم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے آپ کی ایک بات دیکھی تھی جو آپ کی نبوت پر دلالت کرتی تھی اور میرے مسلمان ہونے میں اسکو بڑا دخل ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ گھوارے میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرف آپ انگلی سے اشارہ

کرتے تھے چاند اسی طرف ہو جاتا تھا نبی کریم نے فرمایا میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اسکے گرنے کی آواز سنتا تھا جس وقت وہ عرش الٰہی کے نیچے سجدے میں گرتا تھا (دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۲ ص ۴۱)

امام احمد رضا بریلوی اسی مقام پر بڑا اچھا نکتہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدنی علیہ الصلوٰۃ والسلام بچپن میں چاند سے کیوں کھیلتے تھے اسی لئے کہ حضور علیہ السلام نور تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کھلونا بھی نوری عطا فرمایا تھا فرماتے ہیں

کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں آقا اس لئے
یہ سراپا نور تھے وہ تھا کھلونا نور کا
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ستون رونے لگا

میری پیاری بہنو! آقائے دو عالم ﷺ کا ایک اور عظیم الشان معجزہ ملاحظہ فرمائیے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ

"نبی کریم ﷺ جمعہ کے روز کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے انصار میں سے کسی عورت یا مرد نے عرض کی یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لئے منبر تیار کردیں فرمایا جو تمہاری مرضی ہو پس انہوں نے آپ کے لئے منبر تیار کردیا جب جمعہ کے روز آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو کھجور کی وہ لکڑی بچوں کی طرح

رونے لگی پس نبی کریم ﷺ نیچے اترے اور اسے سینے سے لگالیا جیسے روتے ہوئے بچے کومنایا جاتا ہے راوی کہتے ہیں کہ وہ اس وجہ سے رویا کہ اپنے پاس ذکر سنا کرتا تھا "(بخاری کتاب الانبیاء)

دارمی کی روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں کہ

"اس درخت کے تنے نے اس طرح نالہ وفریاد کی کہ جس طرح اونٹنی نالہ وفریاد کرتی ہے آپ ﷺ نے اُس تنے پر اپنا رحمت بھرا ہاتھ رکھ دیا اور فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں تجھے اس جگہ لگادوں جہاں تو پہلے تھا اور تو پہلے کی طرح ہی (ہرا بھرا درخت) ہو جائے اور اگر تو چاہے تو میں تجھے جنت میں لگادوں جہاں جنت کی نہریں تجھے سیراب کریں اور اولیا اللہ تیرا پھل کھائیں اس تنے نے دوبارہ کہا بہتر ہے میں نے اس کو قبول کیا کسی صحابی نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ اس نے کیا کہا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس نے جنت میں لگایا جانا پسند کیا ہے"

(دارمی / خصائص کبری جلد ۲ ۱۲۴ طبع اردو لاہور)

میری پیاری اسلامی بہنو! غور کرو کھجور کا وہ خشک تنا حضور ﷺ کی جدائیگی میں بچوں کی طرح یا اونٹنی کی طرح بلبلا کر رویا اور پھر اس نے حضور رحمت عالم ﷺ سے بات بھی کی اور دنیا و آخرت کی پیچیدگیوں کو بھی سمجھا اور اس تنے نے اپنے آپ کو جنت میں لگایا جانا پسند کیا یہ سب باتیں عقل وشعور اور جانداروں سے تعلق رکھتی ہیں وہ انسان نہی تھا مگر انسانوں کی طرح باتیں کرنے لگا وہ جاندار نہیں تھا مگر جانداروں کی

طرح اسے حزن وملال ہوا اور وہ بلبلا کر رونے لگا اس کے پاس عقل وشعور نہیں تھا مگر وہ عقل وشعور والوں کی طرح دنیا وآخرت کی پیچیدگیوں یہ باتیں اس بات کی دلیل ہیں کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ کی صحبت کی برکت سے اس بے جان میں جان پیدا ہوگئی اس میں عقل وشعور آ گیا اسے قوت گویائی مل گئی تو غور کیجئے جس معظم رسول کی صحبت میں یہ کمال ہے کہ بے جان میں جان پیدا ہو جائے تو وہ رسول ﷺ قبر میں جانے کے بعد خود کیسے مر کر مٹی میں مل سکتے ہیں میری بہنو! خوب یاد رکھو کچھ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی مر کر مٹی میں مل گئے تو انکا یہ عقیدہ بالکل غلط اور قرآن وحدیث سے متصادم ہے میرے آقا تاجدارِ مدینہ ﷺ نے صحیح حدیث میں فرمایا

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ يُصَلُّوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ سارے انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں (حیاۃ الانبیاء للبیہقی)

فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیا کے جسموں کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے

(ابوداؤد فضل الجمعہ بسند صحیح)

ان دونوں صحیح حدیثوں سے پتہ چلا کہ قبر میں انبیاء کرام کے جسم بالکل صحیح سالم ہوتے ہیں، انبیاء کرام اپنی اپنی قبروں میں اپنے اجسام کے ساتھ زندہ ہیں اور قبروں میں نمازیں بھی پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن وحدیث کے اس سچے عقیدے پر قائم

اور دائم رکھے آمین

درخت نے چل کر گواہی دی

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

"ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے ایک اعرابی آگے بڑھا جب نزدیک ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں اُس اعرابی نے کہا جو آپ فرما رہے ہیں اس کی اور کون گواہی دیتا ہے؟ رسول اکرم نے فرمایا کیکر کا یہ درخت پس حضور اکرم ﷺ نے اسے بلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا وہ زمین کو چیرتا ہوا آپکی جانب بڑھا یہاں تک کہ آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا آپ نے تین دفعہ اس سے گواہی لی اور اس نے تین مرتبہ اس طرح کہا جیسے آپ نے فرمایا اور پھر اپنے اُگنے کی جگہ کی طرف لوٹ گیا" (دارمی / مشکوۃ کتاب الفتن باب فی المعجزات)

میری پیاری بہنو! دیکھیے یہ ہمارے رسول کی شان ہے کہ درخت بھی انکے بلانے پر زمین چیرتا ہوا چل دیا اور آپ کے رسول ہونے کی گواہی دینے لگا حالانکہ درخت چلا نہیں کرتا، بولا نہیں کرتا تو یہ ہمارے رسول کی خداداد طاقت وقوت ہے کہ جس نے درختوں کو چلوالیا اور بلوا کر اپنے رسول ہونے کی گواہی دلوادی

ہرنی نے پکارا یارسول اللہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ

''میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھا ہم ایک اعرابی کے خیمہ کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ ایک ہرنی خیمہ سے بندھی ہوئی ہے ہرنی نے پکارا یارسول اللہ اس اعرابی نے مجھے پکڑ لیا ہے، صحرا میں میرے دو بچے ہیں، تھنوں میں دودھ جم چکا ہے یہ مجھے نہ ذبح کرتا ہے کہ میری تکلیف دور ہو اور نہ مجھے چھوڑتا ہے کہ بچوں کو دودھ پلا آؤں حضور رحمۃ للعالمین نے فرمایا اگر میں تجھے کھول دوں تو کیا تو واپس چلی آئے گی؟ اس نے کہا جی ہاں! اگر میں واپس نہ آؤں تو اللہ تعالیٰ مجھے ناجائز ٹیکس لینے والوں کے عذاب میں مبتلا کرے چنانچہ آپ نے اسے چھوڑ دیا کچھ دیر کے بعد وہ واپس آ گئی پس حضور اکرم ﷺ نے اسے پھر سے باندھ دیا پھر آپ نے اس دیہاتی سے فرمایا کہ کیا اسے بیچو گے! اس نے کہا یارسول اللہ یہ آپ ہی کی ہے آپ نے اسے کھول کر آزاد کر دیا حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا کہ وہ ہرنی جنگل میں دوڑتی جارہی تھی اور پڑھتی جارہی تھی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۶، ۳۵ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت)

میری پیاری مسلمان بہنو! پتہ چلا کہ جانور بھی جانتے ہیں کہ ہمیں مشکل سے نجات دینے والے ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ہیں تب ہی تو اس نے پکارا یارسول اللہ اور حضور

رحمت عالم نے بھی اس کی فریادرسی فرمائی اور اُسے قید و بند کی مشکل سے نجات دلائی اگرکوئی انسان ہوکر یہ سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کسی کام نہیں آ سکتے تو وہ جانور سے بھی بدتر ہےاوراس سےتو جانور ہی اچھا جواپنے نبی کوفریادرس سمجھتا ہے

انگلیوں سے پانی بہنے لگا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ" حدیبیہ کے روز لوگوں کو پیاس لگی ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مشکیزہ رکھا تھا جس سے آپ نے وضوفرمایا پھر لوگ آپ کے اردگرد جمع ہوگئے دریافت کیا فرمایا تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ عرض کرنے لگے ہمارے پاس وضو کے لئے پانی نہیں ہے بس یہی ذراسا پانی تھا جوآپ کے حضور رکھا ہوا تھا پس آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اس مشکیزہ میں ڈالا تو پانی آپ کی مبارک انگلیوں سے چشمہ ابل پڑا پس ہم نے پیا اور وضو کیا ،فرمایا اسوقت اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو بھی سب کے لئے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے"

(بخاری کتاب الانبیاء باب علامات النبوۃ)

کھانے میں برکت ہوگئ

میری پیاری بہنو! اس قسم کا ایک اور واقعہ سن کر اپنا ایمان تازہ کیجئے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

" جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک لگی

ہے پس میں اپنی بیوی کے پاس آ کر کہنے لگا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ اس نے بوری نکالی تو اس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا پس میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور بیوی نے جو پیس لئے میں نے گوشت کی بوٹیاں بنا کر انہیں ہانڈی میں ڈالا جب میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہونیکی خاطر جانے لگا تو بیوی نے کہا کہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے شرمندہ نہ کرنا میں نے حاضر ہو کر سرگوشی کے انداز میں عرض کی یارسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جو کا آٹا ہے بس آپ چند حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باآوازِ بلند فرمایا کہ اے خندق والو! جابر نے تمہاری دعوت کا بندوبست کیا ہے لہذا آؤ چلو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آنے تک ہانڈی نہ اُتارنا اور روٹیاں نہ پکوانا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ لوگوں کے آگے آگے تھے جب میں گھر گیا تو بیوی نے گھبرا کر کہا کہ آپ نے وہ ہی بات کر دی جس کا ڈر تھا میں نے کہا تم نے جو کچھ کہا وہ میں نے عرض کر دیا تھا پس حضور نے آٹے میں اپنے لعابِ دھن (تھوک مبارک) ڈالا اور برکت کی دعا مانگی اور پھر ہانڈی میں لعاب دھن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی اسکے بعد فرمایا کہ روٹی پکانے والی ایک اور بلا لو تا کہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دیتی جائے اور فرمایا کہ ہانڈی کو نیچے نہ اتارنا کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی حضرت جابر کہتے ہیں کہ خدا کی قسم، سب نے کھانا

کھالیا یہاں تک کہ سارے شکم سیر ہو کر چلے گئے اور کھانا پیچھے بھی چھوڑ گئے دیکھا گیا تو ہانڈی میں اتنا ہی گوشت تھا جتنا پکنے کے لئے رکھا تھا اور ہمارا آٹا بھی اتنا ہی تھا کہ جتنا پکانے سے پہلے تھا (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق)

میری پیاری مسلمان بہنو! دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب، سرکارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ، سیدنا عبداللہ کے نورِ نظر، سیدتنا آمنہ کے لختِ جگر حضور احمد مجتبےٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کو کیسی شان عطا فرمائی اور کیسی قدرت عطا فرمائی کہ لشکر اسلام پیاسا ہوا تو انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمادیئے اور لشکر اسلام بھوکا ہوا تو تھوڑا کھانا اور تھوڑا سا آٹا پورے لشکر کے لئے پورا فرمادیا بلکہ اور جتنا گوشت اور آٹا تھا اتنا ہی بچ بھی رہا اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ﷺ کی شان پر عقیدہ اور ایمان رکھنے کی توفیق عطا فرمائے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ہ

''لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ خُطْبَۃً مَاتَرَکَ فِیْھَا شَیْئاً اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلاَّ ذَکَرَہٗ''الخ

رسول اللہ ﷺ ایک جگہ کھڑے ہوئے پس آپ نے ہمیں مخلوق کی پیدائش کی ابتداء سے بتانا شروع کیا اور یہاں تک بتایا کہ جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم پہونچ گئے

(بخاری: کتاب القدر)

محفلِ میلاد
ملنے کا پتہ
صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
0333-8173630
صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042-37115771, 0321-9407699